REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۵

شمارہ ۶

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۴ صفر ۱۳۹۶ھ   ۵ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش   ۵ فروری ۱۹۷۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۷ جنوری تک کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احبابِ کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

★ — حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بہت کمزور ہو چکی ہے۔ احباب محترمہ سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں۔

قادیان ۲ تبلیغ (فروری)۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲ تبلیغ (فروری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ البتہ محترمہ بیگم صاحبہ کو ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف بدستور چل رہی ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کیلئے دُعا فرمائیں۔

اپنی تمام قوتوں کو موقع اور محل کے مطابق استعمال کرنے کا نام خُلق ہے

یہ خیال دُرست نہیں کہ صرف حلیمی، نرمی اور انکساری کا نام ہی خُلق ہے

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"عوام الناس خیال کرتے ہیں کہ خُلق صرف حلیمی اور نرمی اور انکساری کا نام ہے۔ یہ اُن کی غلطی ہے بلکہ جو کچھ بمقابلہ ظاہری اعضاء کے باطن میں اِنسانی کمالات کی کیفیتیں رکھی گئی ہیں ان سب کیفیتوں کا نام خُلق ہے مثلاً اِنسان آنکھ سے روتا ہے اور اس کے مقابل پر دل میں ایک قوت رِقت ہے۔ وہ جب بذریعہ عقلِ خداداد کے اپنے محل پر مستعمل ہو تو وہ ایک خُلق ہے۔ ایسا ہی اِنسان ہاتھوں سے دُشمن کا مقابلہ کرتا ہے اور اس حرکت کے مقابلہ میں دِل میں ایک قُوت ہے جس کو شجاعت کہتے ہیں۔ پس جب اِنسان محل پر اور موقعہ کے لحاظ سے اِس قوت کو استعمال میں لاتا ہے تو اُس کا نام بھی خُلق ہے۔ اور ایسا ہی اِنسان کبھی ہاتھوں کے ذریعہ سے مظلوموں کو ظالموں سے بچانا چاہتا ہے یا ناداروں اور بھوکوں کو کچھ دینا چاہتا ہے یا کسی اَور طرح سے بنی نوع کی خدمت کرنا چاہتا ہے۔ اور اس حرکت کے مقابلہ پر دِل میں ایک قوت ہے جس کو رحم بولتے ہیں۔ اور کبھی اِنسان اپنے ہاتھوں کے ذریعہ سے ظالم کو سزا دیتا ہے۔ اور اس حرکت کے مقابل پر دِل میں ایک قوت ہے جس کو اِنتقام کہتے ہیں۔ اور کبھی اِنسان حملہ کے مقابلہ پر حملہ کرنا نہیں چاہتا۔ اور ظالم کے ظُلم سے درگذر کرتا ہے۔ اور اس حرکت کے مقابلہ پر دِل میں ایک قُوت ہے جس کو عفو اور صبر کہتے ہیں۔ اور کبھی اِنسان بنی نوع کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنے ہاتھوں سے کام لیتا ہے۔ یا پیروں سے یا دِل اور دماغ سے اور اُن کی بہبُودی کے لئے اپنا سرمایہ خرچ کرتا ہے۔ تو اِس حرکت کے مقابلہ پر دِل میں ایک قوت ہے جس کو سخاوت کہتے ہیں۔ پس جب اِنسان ان تمام قوتوں کو موقع اور محل کے لحاظ سے استعمال کرتا ہے تو اُس وقت اُس کا نام خُلق رکھا جاتا ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی تُو ایک بزرگ خُلق پر قائم ہے۔"

(اِسلامی اُصول کی فلاسفی۔ صفحہ ۱۸-۱۹)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۲ صلح (جنوری) ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء

ربوہ ۲ صلح (جنوری)۔ آج بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں فرمایا کہ ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے ہم اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں۔ اور اس کی حمد کریں کہ اُس نے محض اپنے فضل سے ہمارے جلسہ سالانہ کو ہر لحاظ سے بہت کامیاب کیا۔ بعض لوگ سمجھتے تھے کہ موجودہ حالات کی بناء پر شاید احباب پہلے کی طرح اِس موقع پر مرکز میں نہیں پہنچ سکیں گے۔ لیکن اُن کے اِس خیال کے برعکس احبابِ جماعت تمام درمیانی روکوں اور مشکلات کو پھلانگتے ہوئے اتنی کثرت سے تشریف لائے کہ گذشتہ تمام جلسوں سے اُن کی تعداد بڑھ گئی۔ الحمد للہ۔

حضور نے فرمایا جلسہ کے موقع پر یہ امر بھی نُمایاں ہو کر سامنے آیا کہ تعلیمی اداروں کے نیشنلائزڈ ہونے پر ہم نے بشاشت کے ساتھ اپنی پانچ کروڑ کی جائداد پر مشتمل اپنے تعلیمی ادارے جس انتظامیہ کے سپرد کئے تھے اسی کے بعض افراد نے یہ کہہ دیا کہ ان اِداروں کی عمارتیں جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے قیام کے لئے نہیں دی جائیں گی۔ گو بعد میں ہمارے سمجھانے پر انہوں نے اس کی اجازت دے دی۔ تاہم اس سے جماعت کے لئے اس انتباہ کا سامان مُہیا ہو گیا کہ وہ آئندہ جلسہ سالانہ سے پہلے کئی ہزار مربع فٹ پر مشتمل عارضی بیرکس تعمیر کرنے کی کوشش کرے جن میں جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کو ٹھہرایا جا سکے احباب کو دُعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ جو روکیں حائل ہوں خدا تعالیٰ انہیں دُور کر دے۔ حضور نے اِس سلسلہ میں روٹی پکانے والی مشینوں کا جائزہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۵ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش

کچھ حقوق العباد کے متعلق

مُلک میں ایمرجنسی نافذ کرنے کا اقدام بروقت اور مناسب تھا۔ ان اقدامات کا سب سے زیادہ فائدہ یہ ہُوا کہ انتظامیہ کی کارکردگی بڑھی۔ تعلیمی اداروں کی حالت سُدھری۔ زرعی پیداوار میں اضافہ ہُوا۔ صنعتی پیداوار بڑھی۔ ٹیکسوں کے بقایا جات ادا ہوئے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ہڑتالوں، گھیراؤ اور بندوں سے مُلک کو چھٹکارا ملا۔ اور عام زندگی کی ڈسپلن اور کام سے لگاؤ کا جذبہ پیدا ہُوا۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ ہمارے مُلک میں تا دیر قائم رہے۔ مگر اصل سوال تو یہ ہے کہ آخر مُلک میں ایسے انضباطی اقدامات کرنے کی نوبت ہی کیوں آئی؟ وجہ ظاہر ہے کہ مُلک واسیوں نے حقوق و فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کی۔ اُن ذمہ داریوں کو بھُول گئے جن سے عُہدہ برآ ہونا ہر مُلک واسی کا فرض تھا۔ اِس لئے ایمرجنسی کی ضرورت پڑی۔ ایمرجنسی خواہ کس قدر ہی مفید اور نتیجہ خیز کیوں نہ ہو۔ بہرحال یہ ایک خارجی اقدام ہے۔ جو باہر مجبوری کیا گیا یا کیا جاتا ہے۔ لیکن اِس خارجی اقدام کو زیادہ مفید، دیرپا اور مؤثر بنانے کے لئے ضرورت ہے اِس بات کی کہ ہر مُلک واسی کے اُس خوابیدہ شعور کو بیدار کیا جائے۔ جس سے وہ خود ہی حقوق و فرائض کی طرف متوجہ ہو۔ اُسے کسی بیرونی تحریک کی ضرورت نہ ہو۔ بلکہ ہر شخص اپنی ذاتی رغبت سے ان کی طرف متوجہ ہو۔ اس کے لئے مُلک کی مذہبی جماعتوں اور سماجی تنظیموں کو حرکت میں آنے کی ضرورت ہے۔ فی الحقیقت یہ وہ مثبت کام ہیں جو اِن تنظیموں اور جماعتوں کے کرنے کے ہیں۔ اسی سے مُلک کی تعمیر و ترقی وابستہ ہے۔ اور اسی سے مُلک کے اتحاد اور یکجہتی کو تقویت ملتی ہے۔

جہاں تک احمدیہ جماعت کا تعلق ہے۔ وہ مذہبی جماعت ہوتے ہوئے کیا بلحاظ تعمیرِ مُلک کے اور کیا بلحاظ تعمیرِ انسانیت کے ہمیشہ اس بات کے لئے کوشاں ہے کہ ایک احمدی جس مُلک میں بھی رہتا ہے وہاں کا ایک اچھا اور مثالی شہری بن کر رہے۔ اور ان تمام ذمہ داریوں کو ادا کرے جو اُس کے مُلک کی طرف سے اُس کے معاشرہ کی طرف سے اُس پر عاید ہوتی ہیں۔ احمدیت اور اسلام کے نقطۂ نظر سے ایک احمدی یا بلفظِ دیگر ایک سچّے اور پکے مسلمان کا دین اُس وقت تک مکمل ہی نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ اسلام کے معاشرتی قوانین کا پُورے طور پر پابند نہیں۔ معاشرے کو سنوارنے اور اُس کا مفید وجود بن جانے کے لئے اِس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ ہر شخص اُن حقوق سے تفصیلی آگہی رکھے جو حُسنِ معاشرت کے سلسلہ میں اُس پر واجب ہیں — اس لئے مُسلمانوں اور احمدیوں کی نئی پود کے لئے بالخصوص اور اُن سب لوگوں کے لئے جو اسلام کی ایسی تعلیمات سے واقفیت رکھنا چاہتے ہیں، ہم ذیل میں اسلام کے بیان کردہ "حقوق العباد" کے وسیع مضمون کے چند گوشوں پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

گزشتہ اشاعت میں حقوق و فرائض کے حدود اور ذمہ داریوں کی تفصیل کے ضمن میں اِس امر کا بھی ذکر ہوچکا ہے کہ اسلام نام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا۔ اس لئے حقیقی اور کامل مُسلمان وہ ہے جو ایک طرف حقوق اللہ کی بجاآوری میں سُست نہ ہو تو دوسری طرف حقوق العباد سے بھی غفلت برتنے والا نہ ہو۔ اسلام نے جہاں حقوق اللہ پر سیر حاصل بحث کی ہے وہاں حقوق العباد پر بھی بڑی شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ حقوق اللہ کی ادائیگی یا اس بارہ میں غفلت کے نتیجہ میں تو ایک مُسلمان کی انفرادی زندگی اور اس کی اپنی رُوح اور آتما کی تکمیل یا عدمِ تکمیل ہوتی ہے۔ لیکن حقوق العباد کی ادائیگی یا عدمِ ادائیگی کا اثر انسان کی معاشرتی زندگی پر پڑتا ہے۔ اسلام نے اس قسم کے حقوق پر بڑا زور دیا ہے۔ اور شریعت اسلامیہ میں اس نوع کے حقوق کی ادائیگی کو ہر مسلمان کے لئے لازمی اور لابدی قرار دیا ہے۔

اِنسان من حیث الانسان اپنی زندگی کے پہلے سانس سے لے کر آخری دم تک ایسے حالات میں گھرا ہُوا ہے کہ حقوق العباد کی ادائیگی کی ذمہ داری سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتا۔ بلکہ دوسرے لفظوں میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف کماحقہٗ توجہ دینا درحقیقت اپنے ہی حقوق کی نگہداشت ہے۔ جو شخص دُوسروں کے حقوق کو غصب کرتا ہے درحقیقت وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے، جس کا اُسے شعور نہیں۔

اگرچہ حقوق العباد کی ادائیگی کی اصل ذمہ داری تو ہر انسان پر اُس کے سنِ شعور کو پہنچنے کے بعد سے شروع ہوتی ہے، لیکن ان سب حقوق کا تعیّن اُسی روز سے شروع ہوجاتا ہے جب کہ وہ اِس دُنیا میں آتا ہے — وجہ یہ کہ جب ایک انسان نے اِس دُنیا میں آکر آنکھیں کھولیں، تو وہ اکیلا نہیں تھا۔ اس نے اپنے ماحول میں بے شمار قسم کے متعلقین کو پایا۔ اور ایسے گوناگوں تعلقات کی بنا پر ہی متعلقین کے حقوق کا تعیّن ہونے لگا۔ چنانچہ پہلے نمبر پر تو اُس کے اپنے والدین ہی ہیں۔ جو اُسے اِس دُنیا میں لانے کا ذریعہ بنے اِس لئے والدین کے حقوق اپنی جگہ پر ہیں۔ پھر اُس کے بہن بھائی اور دُوسرے خونی رشتہ دار ہیں۔ ان کے الگ حقوق ہیں۔ اس کے بعد جُوں جُوں اس کا دائرۂ تعلق اپنے گھر کی چار دیواری سے نکل کر بیرونی دُنیا میں وسیع ہوتا چلا گیا اور مختلف قسم کے لوگوں سے اُس کا واسطہ پڑا، اُسی قسم کے افراد کے حقوق اُس پر عاید ہوتے چلے گئے۔ اسی کے مطابق اُسے ان سب کے حقوق سے آگہی کی ضرورت ہے۔ اُسے معلوم ہونا چاہیئے کہ والدین کی اطاعت و فرمانبرداری، اُن کی خدمت، اُن سے حُسنِ معاشرت سے لے کر دیگر تمام رشتہ داروں کے حقوق کیا کیا ہیں، تا ان کی ادائیگی کی ذمہ داری سے بطریقِ احسن عُہدہ برآ ہونے کی کوشش کرسکے۔

پھر ایک بچہ جب تعلیم کے لئے مدرسہ جاتا ہے۔ یا بڑا ہو کر کاروبار میں لگتا ہے۔ اُس کے پہلو میں بیٹھنے والا طالب علم یا کارکُن اُس سے ایک اور ہی قسم کے حُسنِ سلوک اور ذمہ داریوں کے ادا کرنے کا زبانِ حال سے مُطالبہ کرتا ہے۔ اس کے کیا حقوق ہیں ان کو جاننا بھی ضروری ہے۔ اِسی طرح جب وہ کسی کام سے شہر سے باہر کسی اور جگہ جاتا ہے۔ اور خود مسافر بنتا ہے یا سفر پر آئے کسی دُوسرے شخص سے اُسے واسطہ پڑتا ہے تو مُسافر کے حقوق [illegible] سامنے آتے ہیں۔ خود مُسافر بننے کی صُورت میں رہتے ہوئے اُسے بیسیوں قسم کی ضرورتوں کا خود احساس ہوتا ہے۔ اور توقع رکھتا ہے کہ ہر منزل اور ہر مقام پر [illegible] ضرورتیں بدرجۂ احسن پوری ہوں اِس لئے جب وہ خود مقیم ہے اور اس کو کسی باہر سے آنے والے کو دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے تو اُسے خود غور کرلینا چاہیئے کہ وہ کون کونسے حقوق ہیں جو مُسافر کے لئے اُس پر عاید ہوتے ہیں۔ مثلاً سفر کی سہولت از قسم سواری۔ ذرائع نقل و حمل میں حسب دلخواہ بہتری۔ سڑکوں کی نگہداشت۔ ٹریفک کے اصولوں کی پابندی۔ مسافر کی جان و مال کی حفاظت کا خاطر خواہ انتظام و انصرام۔ قیام و طعام کی سہولیات۔ ناواقف راہ گیر کے لئے ہر قسم کی معلومات فراہم کرنے کا اہتمام۔ راستے میں بیمار ہو جانے کی صُورت میں طبّی انتظام۔ زادِ راہ ختم ہو جانے یا کسی اتفاقی حادثہ کا شکار ہو جانے کے وقت تسلی بخش سہارے کا ملنا وغیرہ وغیرہ کتنے ہی حقوق ہیں جو ایک مسافر زبانِ حال سے مطالبہ کرتا ہے۔ ان سب حقوق کی ادائیگی کی اہمیت اُسی وقت معلوم ہوتی ہے جب خود کوئی مسافر بنے۔ اور کون ہے جسے ساری عمر میں کسی نہ کسی وقت سفر پر جانے کی ضرورت پیش نہ آئی ہو۔ اِس لئے قبل اس کے کہ تم سفر پر نکلو اور دُوسروں سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرو، بہتر ہے کہ مقیم ہونے کی حالت میں ان سب حقوق کو ادا کرو جو کسی بھی مسافر کے تمہارے اپنے دائرۂ عمل کے لحاظ سے تم پر عاید ہوتے ہیں۔

ابھی ہم نے صرف چند حقوق کا ہی قلم برداشتہ ذکر کیا ہے۔ قرآنِ مجید ان سب حق داروں کے حقوق کی کماحقہٗ ادائیگی کی طرف بڑے ہی مختصر مگر جامع طریق پر توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ فرماتا ہے :-

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا (بنی اسرائیل آیت ۲۷)

اور قرابت والے رشتہ دار کو اور مسکین کو اور مُسافر کو ان کا حق دو۔ اور اسراف کسی رنگ میں بھی نہ کرو۔

دُوسری جگہ فرماتا ہے :-

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (سورۃ الروم آیت نمبر ۳۸، ۳۹)

کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس کے لئے پسند کرتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے پسند کرتا ہے رزق تنگ کر دیتا ہے۔ اس میں ایمان لانے والے لوگوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔ پس چاہیئے (کہ جب خدا رزق میں فراخی دے تو اے قرآن کے پڑھنے والے) قریبی، مسکین اور مُسافر کو اس کا حق دے۔ یہ بات بہتر ہے اُن لوگوں کے لئے جو اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور وہی لوگ بامُراد ہونے والے ہیں۔

تیسرے مقام پر اس سے بھی زیادہ تفصیل کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـــًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم وہ شریعت کاملہ ہے جس نے قیامت تک نسلِ انسانی کے مسائل کو حل کر کے قربِ الٰہی کے راستوں کو کھولتے چلے جانا ہے

اسلامی تعلیم انسان کو خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بناتی ہے اور اس کی نگاہ میں پیارا بنا دیتی ہے!

اسلام محض خدا تعالیٰ کے دربار سے ملتا ہے اور اس پر قائم رہنا خدا تعالیٰ کے اذن اور منشاء کے بغیر ممکن نہیں

اس لئے تم اسلام پر قائم ہونے اور قائم رہنے کے لئے دعائیں کرو اور دنیا کو اس کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ نبوت ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ

خلاصہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ ذمہ دار سمجھدار اور پیار سے باتیں کرنے والے خدام اطفال کو مسجد میں لانے کے لئے بھجوائیں جو تربیت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے سامنے پرائی پریکٹس رہتے ہیں۔ نیز فرمایا جلسہ سالانہ تک یہاں ہر جمعہ کے دن رضاکار مقرر ہونے چاہئیں جو بچوں کی تربیت کا خیال رکھیں اور پھر فرمایا:-

دوست جانتے ہیں پچھلے سال پہلے تو کچھ عرصہ بیماری میں گذرا اور پھر طبی معائنہ اور علاج وغیرہ کے لئے مجھے باہر جانا پڑا اس لئے احباب جماعت سے ایک لمبا عرصہ ہو گیا تھا۔ چنانچہ میرے آنے کے بعد ہر اتوار کو دوست بڑی کثرت سے ملنے کے لئے آتے رہے اور یہ

ملاقات بہت ضروری ہے

کیونکہ زمانے اور مکان کا بُعد جتنا کم ہو اتنا ہی بہتر ہوتا ہے لیکن میں نے بتایا تھا کہ شاید ساری دنیا میں ہی انفلوئنزا ہو گیا تھا وہاں بھی بڑی کثرت سے پھیلا ہوا تھا۔ یہاں سے بھی یہی اطلاعات مل رہی تھیں کہ انفلوئنزا، نزلہ اور کھانسی بڑی کثرت سے پھیلے ہوئے ہیں۔ انفلوئنزا اپنے پھیلنے کے کئی رستے اختیار کرتا ہے اور یہ اپنی جگہ ایک حقیقت ہے۔ لیکن چونکہ پچھلے چند ہفتوں میں میرا پروگرام کچھ ایسا رہا ہے کہ کچھ تو ہفتہ کے دن ملاقاتیں ہوتیں اور پھر اتوار کو پانچ چھ سو بلکہ پچھلی اتوار کو تو غالباً آٹھ سو سے بھی زیادہ ملاقاتی تھے ان ملاقاتوں کے دوران ایک تو کئی گھنٹے تک دوستوں سے باتیں کرنا پڑتی ہیں دوسرے کئی جماعتیں مختلف علاقوں سے آئی ہوئی ہوتی ہیں اور وہ کچھ نہ کچھ انفلوئنزہ کے بیمار بھی ساتھ لاتی ہیں گویا سارے پاکستان کا انفلوئنزہ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں جمع ہو جاتا ہے۔ اور مجھ پر اثر انداز ہو جاتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ اتوار کے بعد مجھ پر انفلوئنزہ کا ایسا شدید حملہ ہوا کہ مجھے یہ خطرہ محسوس ہونے لگا کہ کہیں پھر ایک لمبا عرصہ چارپائی پر نہ گذارنا پڑے۔

اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے

آج کچھ آرام ہے۔ لیکن جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں کھانسی اٹھتی ہے۔ ابھی پورا آرام نہیں آیا۔ انفلوئنزہ کی وجہ سے ضعف بھی ہے۔ ابھی جب میں یہاں آنے لگا تو اُٹھنے سے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔ لیکن میں اس خیال سے یہاں آ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ بھی ملاقات کا دن مقرر کیا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ علاوہ ازیں کچھ تربیتی انتظامی کچھ اخلاقی اور روحانی باتوں کے کہنے کا دن ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خواہ مختصر ہی کیوں نہ ہو کچھ باتیں ہو جائیں گی۔ کچھ ملاقات ہو جائے گی۔ اور کل اور پرسوں سے پھر ملاقاتوں کا چکر شروع ہو جائے گا۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ سب کو ہی شفا دے۔ اور سارے ملک سے اس بیماری اور دوسری سب بیماریوں کو دور کر دے۔

انسان جب قرآن کریم پر غور کرتا ہے۔ اور دعاؤں سے اس کے علوم سیکھنے کی کوشش کرتا ہے اور استغفار کے ذریعہ مغفرت کی چادر کی تلاش کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ رحم کرتے ہوئے انسان کو مغفرت کی چادر میں لپیٹ لیتا ہے غرض جب ہم

قرآن کریم پر غور کرتے ہیں۔

تو بہت سی باتیں نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آ جاتی ہیں اور ہمیں قرآنی تعلیم کی یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ اسلام کی جو متاع ہے وہ دنیا کی منڈیوں میں یا دنیا کی ایسوسی ایشنز اور مجالس وغیرہ سے نہیں ملا کرتی۔ نہ دنیا کے کارخانے اسلام کی متاعِ عزیز کو بناتے ہیں۔ اور نہ وہ اس کے بنانے پر قادر ہیں۔ یہ متاعِ عزیز صرف اللہ تعالیٰ کے دربار سے حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے لئے قرآن کریم نے ہمیں دعائیں سکھائی ہیں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ہمیں فرماتا ہے کہ اے لوگو! دعائیں کرتے رہا کرو کہ تمہیں اسلام ملے۔ اور پھر اسلام پر قائم رہنے کی توفیق ملے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو دعائیں سکھائی ہیں ان میں سے وہ دعائیں جو اپنے اندر ابدی صداقتیں رکھتی تھیں ان کو قرآن کریم میں محفوظ کر دیا ان میں ایک یہ دعا بھی ہے

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ۔

اے ہمارے رب! مجھے اور میرے بیٹے (جو بعد میں نبی ہونے والے تھے) کو مسلمان بنا اور اسلام پر قائم رکھ

عربی محاورہ میں

ہر دو معنے آتے ہیں۔ جس کو ابھی اسلام نصیب نہ ہوا ہو اور ملّتِ ابراہیمی کی پیروی کرنے والا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے تو اسے اسلام نصیب ہو جائے گا۔ لیکن ایک نبی اور وہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے نبی جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں دیں جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پہلے انتہا دعائیں کیں۔ جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو قبول کرنے کے لئے اپنی قوم اور اپنی نسلوں کی تربیت کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دراصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سائے ان قوموں سے پیار کرنے کے لئے قائم کیا تھا۔ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی مخالفت کے باوجود دنیا میں پہلا وار پہلی سختیاں پہلی تنگیاں پہلے دُکھ اسلام کی راہ میں اُٹھانے تھے۔ اور بنیاد بننا تھا۔ اسلام کے لئے، اسلام کی قوت کے لئے اسلام کی طاقت کے لئے اور اسلام کے استحکام کے لئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ کہا کہ یہ دعائیں کرتے رہا کرو کہ اے خدا! مجھے اور میری اس اولاد کو جس کو تو نے نبوت عطا کرنی ہے اسلام پر قائم رکھ۔ پس اسلام اللہ تعالیٰ کے دربار سے ملتا ہے۔ اور اسی کے فضل سے اور اسی کی رحمت سے انسان اس پر قائم رہ سکتا ہے۔

اسلام کوئی معمولی چیز نہیں ہے

اسلام چند قوانین کا نام نہیں ہے۔ اسلام ان احکام پر مشتمل ہے جو ہر زمانے کے ہر انسان کی ساری زندگی کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے۔ اور زندگی کے ہر مرحلے پر اس کی راہنمائی کرتے ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ قیامت والے دن قرآن تمہارے حق میں یہ گواہی دے گا کہ تم نے اس پر عمل کیا ہے یا نہیں۔ اگر تم ان کے سینکڑوں احکامات میں سے کسی ایک حکم کی بھی جانتے بوجھتے اور تکبر اور استکبار کے نتیجہ میں خلاف ورزی کرنے والے ہو گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے غضب

کو مول لینے والے بن جاؤ گے۔

پس قرآن کریم کوئی معمولی دستاویز نہیں ہے یہ تو وہ شریعت حقّہ کاملہ ہے جس نے قیامت تک کے لئے انسانی مسائل کو حل کرکے ان کے لئے خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو کھولتے چلے جانا ہے اور روشن کرنا اور روشن رکھنا ہے۔ اسلام محض زبان کا دعویٰ نہیں۔ اسلام تو دل کو بدلتا اور روح کی کایا پلٹتا ہے۔ اندھیروں کو دُور کرکے ان کی جگہ نور کو لے آتا ہے۔ انسان کو شرف کے اس مقام پر لے جاتا ہے جس کے لئے اُسے پیدا کیا گیا ہے اسلام انسان کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بناتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے ایسے جلوے دکھاتا ہے۔ ہر غیر اللہ سے اسے غنی کر دیتا ہے۔ اور وہ مسلم جو حقیقی مسلم ہے صرف خدا کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ خدا کے فضل اس کی مدد اور اس کے حکم کے بغیر ایک آدمی اسلام پر کیسے قائم رہ سکتا ہے۔ یا ایک انسان سے انسان کو اسلام کیسے مل سکتا ہے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔

غرض قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ

اسلام کی متاع

صرف اللہ تعالیٰ کے دربار سے ملتی ہے۔ اسلام پر قائم رہنا صرف اس صورت میں ممکن ہے۔ جب اللہ تعالیٰ انسان کا ہاتھ پکڑے اور اس کو بھٹکنے سے محفوظ کر دے۔ یہ کسی انسان کا یا انسانوں کا بنایا ہوا قانون نہیں ہے جس میں ہر روز ترامیم ہوتی رہتی ہیں کبھی اچھی اور کبھی بُری یہ تو ایک قائم رہنے والی صداقت ہے۔ اور ایک ایسی حقیقت ہے جس کے اندر کوئی رخنہ راہ نہیں پا سکتا۔ اور انسان کسی کو اسلام دے بھی کیسے سکتا ہے۔ کیونکہ اسلام محض ذمہ داریوں کا نام نہیں۔ محض کچھ حقوق ہی تو نہیں جن کی ادائیگی کے لئے کہا گیا ہو اور بس۔ اسلام محض اپنی دنیوی زندگیوں کو ایک خاص دنیادارانہ نہج میں ڈھالنے کا نام تو نہیں۔ اسلام ایک مکمل لائحہ عمل ہے۔ یہ ہماری ہر حرکت اور ہر سکون کو ایک خاص راہ پر لے آتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم اسلامی احکام شریعت قرآنیہ کے مطابق بجالاؤ گے تو تمہیں اجر ملے گا۔ گویا اسلام ایک ایسے

مجموعہ احکام کا نام

ہے۔ جن کی بجا آوری کے بعد اجر ملتا ہے۔ اور قرآن کریم نے دوسری حقیقت یہ بتائی ہے کہ جو آدمی اسلام پر عمل کرتا ہے، اسے اجر سوائے خدا کے گھر کے کسی اور گھر سے مل ہی نہیں سکتا۔ فرمایا: "بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ"۔ صرف رب کے حضور اس کا اجر ہے۔ کسی اور جگہ سے وہ ملتا ہی نہیں۔ اور مل بھی کیسے سکتا ہے جب کہ اس کے اجر میں جنتیں بھی شامل ہیں جن کو اس دنیا نے نہ کسی آنکھ سے دیکھا ہے اور نہ جن کے متعلق اس دنیا کے کسی کان نے سُنا۔ اور نہ جن کی لذت کو اس دنیا کی کسی حس نے محسوس کیا۔ یعنی اس اجر کے جن پہلوؤں کا تعلق اُخروی زندگی کے ساتھ ہے۔ اُخروی جنتوں کے ساتھ ہے۔ وہ انسان، انسان سے کیسے لے سکتا ہے یہ ممکن ہی نہیں یا عقلاً ممکن نہیں پھر اس دنیا میں جو اجر ملتا ہے، اس دنیا کی جو جنتیں ہیں وہ بھی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پیدا کر سکے۔ چنانچہ بڑے عقلمند لوگ، بڑے مہذب تربیت یافتہ اور تعلیم کے میدانوں میں آگے نکلے ہوئے۔ چاند اور ستاروں پر کمند ڈالنے والے بھی اپنے ملک میں سکینت اور اطمینان قلب کا سامان نہیں کر سکے۔ ہر جگہ فتنہ اور فساد نظر آتا ہے۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ وہ کونسی چیز ہے۔ جس سے ایک انسان اس دنیا میں جنت کا وارث بن جاتا ہے۔ اور وہ اسے سکون اور اطمینانِ قلب بخشتی ہے۔ یہ وہی اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اور

اللہ تعالیٰ کے پیار کی باتیں

ہیں کہ جس وقت ساری دنیا مل کر خدا کے ایک پیارے بندہ کو دُکھ دینے اور ستانے کے لئے جمع ہو جاتی ہے۔ اس وقت خدا کے پیار کی یہ آواز کہ تو ان سے نہ ڈر میں تیرے ساتھ ہوں سارے غموں کو بھلا دیتی ہے۔ اور ایک ایسا اطمینانِ قلب پیدا ہوتا ہے کہ انسان اپنے دُکھ بھول جاتا ہے۔ یہی وہ سکون ہے۔ اور یہی وہ مسکراہٹیں ہیں جن کے متعلق میں جماعت کو ہمیشہ کہتا رہا ہوں خصوصاً پچھلے دو سال سے حالات کے مطابق مجھے کثرت سے کہنا پڑا کہ تمہاری مسکراہٹوں کو دنیا کی کوئی طاقت اس لئے نہیں چھین سکتی کہ تمہاری مسکراہٹوں کا منبع اور سرچشمہ اللہ تعالیٰ کا پیار ہے۔ جسے دنیا کی کوئی طاقت چھین ہی نہیں سکتی۔ اس لئے تو ہم پر بطور فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کریں اور اپنی غفلتوں کوتاہیوں، گناہوں اور بے راہ روی کے نتیجہ میں خدا کے پیار سے خود کو محروم نہ کر لیں۔ اس لئے دوست دُعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ اعمالِ مقبول اور سعی مشکور کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے ایسے اعمال کے بجالانے کی جن سے وہ راضی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حسن و احسان کی توفیق دے۔ اور اپنی (والّٰلہک) صفات کے جلووں کو دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا کرے اور وہ ہم سے راضی ہو جائے۔ جب خدا ہم سے راضی ہو تو دنیا کی کون سی طاقت خدا کی رضا کو زید اور بکر سے چھین سکتی ہے۔ یا مجھ سے اور آپ سے چھین سکتی ہے۔

پس قرآن کریم نے پہلی بات یہ بتائی کہ اسلام کا حصول خدا تعالیٰ کے دربار کے سوا کسی اور جگہ سے ممکن نہیں اور اسلام پر قائم رہنا بھی خدا تعالیٰ کے اذن اور منشاء اور حکم کے بغیر ممکن نہیں اور دوسری بات ہمیں یہ بتائی کہ

اسلام کے نتیجہ میں اجر ملتا ہے

اسلامی تعلیم تو زندگی کے ہر پہلو کو پالش کر دیتی ہے۔ اسے صاف کر دیتی ہے اور روشن کر دیتی ہے اور خدا کی نگاہ میں انسان کو پیارا بنا دیتی ہے قرآن کریم کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے اس کا اجر ملتا ہے اور یہ اجر سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی دے نہیں سکتا۔ بڑا ہی بے وقوف ہے وہ انسان جو کہتا ہے میں کسی کو مسلمان بناؤں گا اور کسی کو اجر دوں گا۔ بھلا جن لوگوں کا اُخروی زندگی پر ایمان ہی نہیں وہ اُخروی زندگی کی نعمتیں کہاں سے عطا کر دیں گے۔ نہ ان کو طاقت ہے، نہ اُخروی زندگی کا علم ہے، نہ اس پر ایمان ہے، نہ اس کی ایک ہلکی سی جھلک اس دنیا میں دیکھنے والے اور نہ وہ یہ دعویٰ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن پر فضل کرے۔ اور ان کی عقلوں کو تیز کرے۔ جس شریعت پر جس اسلام پر عمل کرکے اجر ملتا ہو اور وہ اجر سوائے خدا کے اور کسی نے نہ دینا ہو اس کے متعلق یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ انسان اسلام دے سکتا ہے۔ اس لئے اسلام چونکہ

ایک بڑی اہم چیز

ہے اور بڑی بنیادی چیز ہے۔ اس نے تو دنیا کی کایا پلٹ دی تھی۔ پہلے زمانے میں۔ اور اس نے دنیا میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کی تھیں۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر روحانی فرزند کے زمانہ میں بنوع انسان کو اسلام کی حسین تعلیم سے روشناس کرانا ہے اور اپنی دُعاؤں سے اور اپنے جذب سے اور اپنے عمل سے اور اپنے اُسوہ سے اسلام کی طرف اُن کو لے آنا ہے اس حزب اللہ نے اپنی دُعاؤں سے ایسے حالات پیدا کرنے ہیں کہ نوعِ انسانی اپنے پیار کرنے والے خالق اور رب کو پہچاننے لگے اور اس کی جو شریعت ہے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف لے کر آئے تھے۔ اس کے مطابق اور خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق عمل کرنے والے بن جائیں۔

دوست دُعا کریں

کہ ہم خدا سے اسلام پائیں اور خدا سے یہ توفیق پائیں کہ اسلام پر قائم بھی رہیں اور خدا سے اس کا اجر پائیں اس دنیا میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی۔ اس کام کے لئے جو جماعت پیدا کی گئی ہے اس پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے پس تم اپنے اسلام کی بھی فکر کرو۔ اسلام کے تقویٰ کے لئے بھی خدا سے دُعائیں کرو اور اسلام پر قائم رہنے کے لئے بھی دُعائیں کرو اور دنیا کو اسلام کی طرف مائل کرنے کی بھی فکر کرو۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے یہ کام اسلام کا نمونہ بن کر خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن کر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر اور اپنی عاجزانہ دُعاؤں کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ اس لئے دوست بہت دُعائیں کریں کہ یہ وہ جس دُعا کی حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے بزرگ نبی کو ضرورت تھی میں یا آپ اس دُعا سے کیسے بے نیاز ہو سکتے ہیں۔ پس ہر وقت یہ دُعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اے خدا! میں پورے کا پورا اسلام دے اور اسلام پر ہمیشہ قائم رکھ چنانچہ خدا نے ایک اور نبی سے یہ دُعا کہلوائی:-

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا

اے خدا! مجھے اسلام کی حالت میں وفات دے۔

غرض ہمارا یہ سارا قرآن کریم اسی طرف اشارے کر رہا ہے کہ

اسلام ہمیں خدا سے ملتا ہے

اور انسان اسلام پر خدا ہی کی دی ہوئی توفیق سے قائم رہتا ہے اس کا بڑا اجر ہے اس تعلیم پر عمل کرنا خسارے کا سودا نہیں ہے لیکن یہ اجر دنیا کے کسی کارخانے سے نہیں مل سکتا۔ نہ دنیا کے کسی کنسرن (CONCERN) سے یا منڈیوں سے مل سکتا ہے۔ صرف خدا سے مل سکتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اس آیہ کریمہ میں بڑا لمبا مضمون بیان ہوا ہے۔ میں طبیعت کی کمزوری کی وجہ سے خطبہ مختصر کر رہا ہوں۔

صرف دو باتیں کہنا چاہتا ہوں

ایک یہ کہ اس اجر کی جس کا خدا نے وعدہ دیا ہے بڑی عظمت ہے قرآن کریم نے اس کی جو عظمت بیان کی ہے انسان حیران ہو جاتا ہے۔ اور سمجھتا ہے عاجز گناہ گار بندے بھلا اس عظیم نعمت کے لائق کیسے ہو سکتے ہیں۔ ہم واقعی اس لائق نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ اپنے عاجز بندوں کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں کا انہیں وارث بنا دے۔ پس دُعاؤں سے خدا کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے وارث بننے کی کوشش کرو۔

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء

قسط ۱

موجودہ زمانے کی سائنس کی ترقی اور اسلام

از مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ریڈر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد

مکرم و محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۵ء کے موقعہ پر ۱۹ دسمبر کو مذکورہ عنوان پر جو خصوصی اور علمی تقریر فرمائی اُس کا مکمل متن افادۂ احباب کی خاطر ذیل کے کالموں میں قسط وار شائع کیا جا رہا ہے۔ اور ساتھ ہی ڈاکٹر صاحب موصوف کے تعارف کے طور پر مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ حیدر آباد نے جو نوٹ رقم فرمایا ہے وہ بھی ذیل میں درج کیا جاتا ہے ——— ایڈیٹر

مکرم و محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پی ایچ ڈی، عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد میں شعبۂ ہیئت کے ریڈر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے موصوف کو دینی و دُنیوی علوم کے اعتبار سے ایک بلند مقام عطا فرمایا ہے۔ علم ہیئت میں آپ عالمی سطح پر متعارف و مشہور ہیں۔ ہیئت دانوں کی بین الاقوامی سوسائٹی کثیر رقم صرف کر کے آپ کو بیرونی ممالک میں بلاتی اور آپ کی تقاریر کو بڑی اہمیت دیتی اور شائع کرتی ہے۔ خاندانی اعتبار سے بھی موصوف کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آپ محترم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب کے صاحبزادے اور حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب کے پوتے اور محترم مولانا عبد المالک خانصاحب ناظر اصلاح و ارشاد کے داماد ہیں۔ علم ہیئت میں بلند مقام رکھنے کے اعتبار سے ڈاکٹر صاحب کا یہ مضمون نہایت قابلِ قدر ہے جس میں علم ہیئت کی جدید تحقیق کو قرآنی آیات سے تطبیق دے کر بڑے خوبصورت انداز میں اسلام و احمدیت کا پُر عظمت موقف پیش کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ محترم حافظ صاحب کے خلوص، علم اور عمر میں برکت دے اور احسن رنگ میں دین اور بنی نوع کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین

——— خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدر آباد

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(آل عمران آیت ۱۹۱ و ۱۹۲)

قرآن مجید میں حصولِ سائنس کی ترغیب

اسلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے بنی نوع انسان کو ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہونے کی تلقین اور رہنمائی فرمائی ہے تو دوسری طرف انسانی ذہنوں کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ وہ کائناتِ عالم پر غور کریں۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اہلِ اسلام وہ قوم ہے جن کو جا بجا قرآن میں یہی رغبت دی ہے کہ وہ فکر اور غوض میں مشق کریں اور جو کچھ عجائبات صنعت زمین و آسمان میں بھرے پڑے ہیں ان سے واقفیت حاصل کریں۔ مومنوں کی تعریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا۔ یعنی مومن وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کو کھڑے بیٹھے اور اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے یاد کرتے ہیں۔ اور جو کچھ زمین و آسمان میں عجائب صنعتیں موجود ہیں اُن میں فکر اور غور کرتے رہتے ہیں۔ اور جب لطائف صنعتِ الٰہی اُن پر کھلتے ہیں تو کہتے ہیں کہ خدایا تُو نے ان صنعتوں کو بیکار پیدا نہیں کیا۔ یعنی وہ لوگ جو مومن خاص ہیں صنعت شناسی اور ہیئت دانی سے دُنیا پرست لوگوں کی طرح صرف اتنی ہی غرض نہیں رکھتے کہ مثلاً اسی پر کفایت کریں کہ زمین کی شکل یہ ہے اور اس کا قطر اس قدر ہے اور اس کی کشش کی یہ کیفیت ہے اور آفتاب اور ماہتاب اور ستاروں سے اس کو اس قسم کے تعلقات ہیں۔ بلکہ وہ صنعت کی کمالیت شناخت کرنے کے بعد اور اس کے خواص کھلنے کے پیچھے صانع کی طرف رجوع کر جاتے ہیں اور اپنے ایمان کو مضبوط کرتے ہیں۔ اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے یُؤْتِی الْحِکْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ وَ مَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ یعنی خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر دی گئی۔ پس دیکھنا چاہیئے کہ ان آیات میں مسلمانوں کو کس قدر علم و حکمت حاصل کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ۔ یعنی علم کا طلب کرنا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۴۳ تا صفحہ ۱۴۴)

چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۷ء میں کماسی یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی (غانا) میں اہلِ علم اصحاب کے اجتماع میں جو خطاب فرمایا تھا اس میں حضور نے توجہ دلائی تھی کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ایک سائنسدان کا صرف یہی کام نہیں ہے وہ خواص الاشیاء معلوم کرے بلکہ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو علوم کا سرچشمہ ہے تعلق پیدا کرے اور اپنی کوشش اور مجاہدہ کے ساتھ ساتھ دُعا بھی کرے۔ حضور نے فرمایا تھا کہ جہاں مادی علوم انسان کو قوت و اقتدار سے بہرہ ور کرتے ہیں۔ وہاں دُعا انسان کو بصیرت عطا کر کے اس کے اندر اس حاصل کردہ قدرت اور اقتدار کو صحیح طور پر استعمال کرنے کی اہلیت پیدا کرتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اصل اور حقیقی علم جسے ابدی صداقت سے تعبیر کیا جاتا ہے اُسی وقت نمودار ہوتا ہے جب ہم حقیقت کا براہِ راست مطالعہ کر کے ایک طرف اس حقیقت کے ساتھ قریبی رابطہ پیدا کرتے ہیں اور دوسری طرف اس حقیقت کے خالق کے ساتھ اور بھی زیادہ قریبی تعلق استوار کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ہم چشمۂ علوم تک جا پہنچتے ہیں اور اس کے ساتھ ایک قریبی اور دائمی ربط ہمیں حاصل ہو جاتا ہے۔ جب یہ دو طرفہ تعلق اور ربط قائم ہو جائے تب اور صرف تبھی ہم سائنسدان اور سکالرز کہلائے جانے کے مستحق بن سکتے ہیں۔ (اخبار بدر ۵ ۱۴)

اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اسلام ہمیں دعوت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے الہام کو سمجھنے کے لئے ہم اس کے فعل کا مطالعہ کریں اور اس کے کام کی حکمت سمجھنے کے لئے ہم اس کے قول کا مطالعہ کریں اور اس طرح مذہب اور سائنس کے اختلاف کو حل کرتا ہے۔

موجودہ زمانہ جس میں سے ہم گزر رہے ہیں، سائنس اور ٹکنالوجی کی غیر معمولی ترقی کا زمانہ ہے۔ اس سُرعت کے ساتھ کائناتِ عالم کے راز معلوم کرنے میں ترقی ہو رہی ہے کہ اس کی نظیر کسی سابقہ زمانہ میں نظر نہیں آتی۔ ایک سو سال پہلے جو دُنیا کی حالت تھی اور جو اب حالت ہے اگر ہم اس کا موازنہ کریں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا بالکل بدل گئی ہے۔ جب ہم قرآن کریم کی آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں اس زمانہ کے حالات پر نظر ڈالتے ہیں تو بہت سی پیشگوئیاں اس زمانہ میں پوری ہوتی نظر آتی ہیں۔ جن سے ہمارے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ نیز چونکہ کائناتِ عالم اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے۔ لہذا جوں جوں ہم سائنس کا مطالعہ کرتے ہیں اور جوں جوں کائناتِ عالم کے اسرار سائنس کے ذریعہ ہم پر کھلتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیات کی تفسیر کا دائرہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ وَ مَا نُنَزِّلُہٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ۔ (الحجر آیت ۲۲)

یعنی کوئی ایسی چیز نہیں جس کے غیر محدود خزانے ہمارے پاس نہ ہوں۔ لیکن ہم اسے ایک معین اندازے سے ہی اُتارتے ہیں۔

قرآن مجید کے نزول کے وقت دُنیا سخت جہالت کے دور سے گزر رہی تھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے غارِ حرا میں ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ وحی نازل فرمائی۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ۔ (سورۃ العلق آیت ۲ تا ۶)

یعنی اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے سب اشیاء کو پیدا کیا۔ جس نے انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ ہم کہتے ہیں کہ پڑھ اور تیرا رب انتہائی کریم ظاہر کر رہا ہے جس نے قلم کے ساتھ سکھایا

اور آئندہ بھی سکھائے گا۔ اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔

یہ سب سے پہلی وحی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس طرح قرآن مجید کے نزول کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ اب علم ترقی کرے گا۔ اقرأ کے معنی لکھی ہوئی چیز پڑھنے اور اعلان کرنے کے ہیں۔ اس میں یہ پیشگوئی تھی کہ قرآن لکھا جائے گا۔ کیونکہ اس کے بغیر پڑھنا ممکن نہیں۔ چنانچہ مخالف بھی جانتے ہیں کہ یہی ایک الہامی کتاب ہے جو شروع زمانہ سے ہی ضبط تحریر میں آگئی تھی۔ ربّ کے معنی ہیں تدریجی طور پر ترقی دے کر کمال کو پہنچانے والا۔ خلق الانسان من علق میں بھی تدریجی ترقی کی طرف اشارہ ہے۔ ربک الاکرم کہہ کر بتلایا ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کی تجلی کا ظہور ایسا ہونے والا ہے۔ جیسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ الکرم یعنی احسنوں کا احسن ہو کر ظاہر ہونے والا ہے۔ الذی علم بالقلم کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے علوم کو قطعی اور یقینی اور غیر متبدّل طور پر قلم کے ذریعہ سکھائے گا۔ یعنی یہ قرآن لکھا جائے گا لکھ کر قائم کیا جائے گا۔ اور اسی کی تائید میں لوگوں کی قلمیں چلا کریں گی۔"

(تفسیر کبیر۔ تفسیر سورۃ العلق)

قرآن کریم کے نزول کے وقت عرب بالکل جاہل تھے۔ قرآن مجید کی برکت سے انہوں نے دینی اور دنیوی علوم کو سیکھا۔ پھر اُن کے ذریعہ سے سپین نے علم سیکھا۔ پھر سپین سے یورپ نے سیکھا۔ اور مزید ترقی دی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ علوم میں ہمیشہ ترقی ہوتی رہتی ہے۔ اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل کوشش کرتی ہے کہ اس کا علمی مقام پہلے سے بلند ہو جائے۔ لیکن اس کے باوجود بیج اپنی ذات میں جو قیمت رکھتا ہے اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا درخت کا پھیلاؤ خواہ کس قدر بڑھ جائے بیج کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا اسی طرح علم خواہ کس قدر ترقی کر جائے سہرا مسلمانوں کے سر ہی رہے گا اور مسلمانوں کا سر قرآن کریم کے آگے جھکا رہے گا۔ کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جس نے اعلان کیا کہ علّم بالقلم اب دنیا کو قلم کے ذریعہ علوم سکھانے کا وقت آگیا ہے۔ پس حقیقت یہی ہے کہ دنیا کو تمام علوم قرآن کریم نے ہی سکھائے ہیں۔ اگر قرآن نہ آیا ہوتا تو دنیا ایک ظلمت کدہ ہوتی۔ جہالت اور بربریت کا نظارہ پیش کر رہی ہوتی۔ یہ قرآن کریم کا احسان ہے کہ اس نے دنیا کو تاریکی سے نکالا۔ اور علم کے میدان میں لا کر کھڑا کر دیا۔"

(تفسیر کبیر۔ تفسیر سورۃ العلق)

سائنسی ارتقاء کے متعلق قرآن مجید کی پیشگوئیاں!

اب میں قرآن مجید کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو سائنس کی ترقی سے تعلق رکھتی ہیں اور جو ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب بن رہی ہیں۔ وباللّٰہ التوفیق۔

امریکہ اس وقت نہایت ہی ترقی یافتہ ملک ہے۔ وہاں سے چاند پر پہلے آدمی نے قدم رکھا لیکن جب قرآن نازل ہو رہا تھا تو لوگوں کو یہ علم بھی نہ تھا کہ امریکہ بھی کوئی ملک ہے۔ اس وقت عرب کو جو ممالک معلوم تھے ان میں چین ایک دُور دراز ملک تھا۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اطلبوا العلم ولو کان بالصین۔ کہ علم سیکھو خواہ اس کے لئے تمہیں چین جانا پڑے۔

اس زمانہ کے لحاظ سے چین کا ملک نہ صرف عرب سے ایک دُور ترین ملک تھا بلکہ اس کے راستے بھی ایسے مخدوش تھے کہ وہاں تک پہنچنا غیر معمولی اخراجات، غیر معمولی کوفت اور غیر معمولی خطرے کا موجب تھا۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چین کو مثال کے طور پر پیش فرمایا تھا

دو مشرق

الغرض امریکہ سے مشرقی دنیا ناآشنا تھی جو آئندہ سائنس کی ترقی کا موجب بننے والا تھا۔ قرآن مجید نے اعلان فرمایا کہ

ربّ المشرقین و ربّ المغربین
فبای اٰلاء ربکما تکذّبٰن

(سورۃ الرحمان آیت ۱۸ و ۱۹)

وہ دونوں مشرقوں کا بھی رب ہے اور دونوں مغربوں کا بھی رب ہے۔ اب بتاؤ کہ تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں کس کس کا انکار کرو گے دو مشرقوں اور دو مغربوں کا رب کہہ کر قرآن مجید نے ایک نئی دنیا کا اعلان کر دیا۔ دو مشرق اور دو مغرب تبھی ہو سکتے ہیں جب ہم اپنی زمین کو گول سمجھیں۔ اور یہ تسلیم کریں کہ ایک مشرقی نصف کرہ ہے اور ایک مغربی نصف۔ ہمارے لئے جاپان مشرق ہے اور یورپ مغرب ہے اور امریکہ کے لئے یورپ مشرق میں ہے اور جاپان مغرب میں۔ اس طرح دو مشرق اور دو مغرب ہوئے امریکہ دریافت ہونے پر یہ پیشگوئی پوری ہو گئی یہ خدا کی شان ہے کہ مسلمانوں نے ہی ایک نئی دنیا کے وجود کے امکان کا پتہ دیا۔ یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہو گی۔ کہ کولمبس جس نے امریکہ معلوم کیا، وہ کسی مسلمان کا شاگرد تھا اور وہ مسلمان حضرت محی الدین ابن عربیؒ کے مرید تھے جنہوں نے اپنے بعض رؤیا اور کشوف کی بناء پر اپنی کتابوں میں لکھا تھا کہ سپین کے سمندر کے دوسری طرف ایک بہت بڑا ملک ہے اور چونکہ مسلمانوں میں زمین کے گول ہونے کا خیال جڑ پکڑ رہا تھا۔ حضرت محی الدین ابن عربیؒ کے مرید یہ خیال کرتے تھے کہ غالباً ہندوستان ہی کی طرف آپ کے کشف میں اشارہ ہے۔ (انقلاب حقیقی۔

اعجاز القرآن یا ثبت القرآن مرتبہ حضرت عرفانی الکبیر صفحہ ۱۷۸)

نئی سواریاں

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آمد و رفت کے وسائل نہایت محدود تھے۔ لوگ گھوڑوں پر اور خچروں پر اور گدھوں پر اور اونٹوں پر سواری کرتے تھے اور کشتیوں پر سمندر میں سفر کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا
و زینۃ ویخلق مالا تعلمون

(سورۃ النحل آیت ۹)

اور اس نے گھوڑوں۔ خچروں اور گدھوں کو بھی تمہاری سواریوں کے لئے اور نیز زینت اور شان کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور آئندہ بھی وہ تمہارے لئے سواری کا مزید سامان جسے تم ابھی نہیں جانتے پیدا کرے گا۔ اس میں صاف طور پر ریل۔ دُخانی جہاز۔ ہوائی جہاز اور موٹر وغیرہ کی پیشگوئی ہے ایک زمانہ میں اونٹوں کی سواری معطل ہونے کا قرآن مجید میں خاص طور پر ذکر ہے۔ فرمایا

واذا العشار عطلت (التکویر آیت ۵)

اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں آوارہ چھوڑ دی جائیں گی۔ یعنی ریل اور موٹر ایجاد ہو جائیں گی تو حجاز میں اونٹوں پر سفر کرنے کی ضرورت بہت کم رہ جائیگی۔ دس مہینے کی گابھن اونٹنی اس لئے کہا کہ جب اونٹنی دس مہینے کی گابھن ہو تو اس کے بچے کے انتظار میں اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے اور تبھی اُسے چھوڑا جا سکتا ہے جب اونٹ کی ضرورت باقی نہ رہے۔ چنانچہ ریل، ہوائی جہاز اور موٹر کی ایجاد نے اس کو پورا کر دیا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیترکن القلاص فلا یسعی علیھا۔ کہ اونٹوں کی سواری کو بھی چھوڑ دیا جائیگا اس حدیث نے قرآن مجید کی آیت کی تفسیر کر دی۔

سورۂ رحمٰن میں خدا تعالیٰ نے فرمایا

مرج البحرین یلتقیٰن بینھما
برزخ لا یبغیٰن۔ فبای اٰلاء
ربکما تکذّبٰن۔ (آیت ۲۰-۲۲)

کہ اُس (خدا) نے دو سمندروں کو اس طرح چلایا ہے کہ وہ ایک وقت میں مل جائیں گے۔ بہر دست ان کے درمیان ایک پردہ ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے میں داخل نہیں ہو سکتے اب بتاؤ کہ تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے؟

ان آیات میں خبر دی گئی ہے کہ دنیا میں دو سمندر ہیں جو ایک دوسرے سے جُدا جُدا ہیں لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ آپس میں ملا دیئے جائیں گے۔ اس میں نہر سویز اور نہر پانامہ کی پیشگوئی ہے۔ نہر سویز کے ذریعہ سے بحیرہ قلزم اور بحیرہ احمر مل گئے ہیں اور نہر پانامہ کے ذریعہ بحر اوقیانوس اور بحر الکاہل مل گئے ہیں ان سمندروں کی علامت یہ بتائی ہے کہ

یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان

(الرحمٰن آیت ۲۳)

ان دونوں سمندروں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں اور یہ دونوں چیزیں سویز اور پانامہ میں بکثرت نکلتی ہیں۔

بڑی بڑی کشتیاں

پھر فرمایا :-

ولہ الجوار المنشئٰت فی البحر
کالاعلام (الرحمٰن آیت ۲۵)

اور اُس کی بنائی ہوئی کشتیاں بھی ہیں۔ اور اس کے بنائے ہوئے جہاز بھی ہیں جو سمندروں میں پہاڑ کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ یہ پیشگوئی بھی ہمارے زمانے میں پوری ہو گئی ہے کہ بڑے بڑے اونچے جہاز ان سمندروں میں سفر کریں گے جو بلند پہاڑوں جیسے جہاز سے مراد وہ دُخانی جہاز ہیں جو ہمارے زمانے میں نکلے ہیں۔ اور آج کل سمندری سفر کرنے والے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے گواہ ہیں۔

آمد و رفت کے وسائل میں ترقی کا ایک طبعی نتیجہ یہ ہونا تھا کہ ساری دنیا کے لوگ ایک دوسرے کے بالکل قریب ہو جائیں اور اس لحاظ سے ساری دنیا ایک رنگ میں ایک ملک کی صورت اختیار کرلے چنانچہ قرآن مجید میں سورۂ تکویر میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ

واذا النفوس زوّجت

(التکویر آیت ۸)

اور جب مختلف نفوس جمع کئے جائیں گے مراد یہ ہے کہ آمد و رفت میں اس قدر آسانی اور سہولت پیدا ہو گئی ہے کہ ہندوستان کے آدمی امریکہ میں اور امریکہ کے ہندوستان میں نظر آتے ہیں۔ پھر تار۔ ریڈیو۔ ٹیلیفون۔ ٹیلی ویژن وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جنہوں نے واذا النفوس زوّجت کی پیشگوئی کو نہایت واضح طور پر پورا کر دیا ہے۔ ہم گھر میں آرام سے بیٹھے ہوئے ریڈیو سے کبھی انگلینڈ کی خبریں سنتے ہیں اور کبھی امریکہ اور روس کی۔ ان کے علاوہ بین الاقوامی سطح پر کانفرنسیں وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہیں۔ جہاں مختلف ممالک کے نفوس مل بیٹھتے ہیں اور تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایک خیال یا پیشہ کے لوگ آپس میں سوسائٹیاں بنالیں گے۔ یہ تمام علامات ایسی ہیں جو اس زمانے کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو پورا کیا ہے۔ (تفسیر کبیر تفسیر سورۂ تکویر) (باقی)

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء

اُمّتِ محمدیہ میں صرف وہی نبی آسکتا ہے

آخری قسط

جس کی بشارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے!!

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اِن تمام تصریحات سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے کے باوجود مسلمان علماء اور اُن کی اتباع میں عامۃ المسلمین بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اُمّتِ محمدیہ میں ایک نبی آسکتا ہے۔ بلکہ آنے والا ہے۔ اور ہم احمدی مسلمان بھی یہی کہتے ہیں۔ گویا اصولی لحاظ سے علماء اہلِ سنت اور جماعتِ احمدیہ کا عقیدہ ایک ہی ہے۔ البتہ اختلاف ہے تو صرف شخصیت میں۔ کیونکہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنے والا نبی کسی اور اُمّت کا فرد ہوگا۔ جو گو شریعتِ محمدیہ پر ہی عمل کرے گا مگر اپنی نبوت کے لئے وہ بہرحال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرہونِ منت نہیں ہوگا۔ لیکن ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری زمانہ میں آنے والا مامور نہ صرف یہ کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور آپؐ ہی کی اُمّت کا ایک فرد ہوگا۔ بلکہ وہ اپنی نبوت اور اپنے تمام روحانی کمالات کو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا ہی نتیجہ قرار دے گا۔

پس اس اُمّتی نبوت کے اعتقاد کی وجہ سے اگر جماعتِ احمدیہ کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا جاتا ہے تو پھر دیگر مسلمان بھی بدرجۂ اولیٰ خارج از اسلام قرار پاتے ہیں۔

چنانچہ اخبار صدق جدید لکھنؤ ۸ اگست ۱۹۶۵ء میں اس اعتقاد کا یوں تجزیہ کیا گیا ہے کہ:-

" یہ قادیانی اور اُن کے مخالف علماء دونوں اصولی طور پر ایک ہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ اختلاف صرف شخصیت میں ہے علماء کہتے ہیں کہ بے شک حضرت مسیحؑ بحالت نبوت تشریف لائیں گے۔ اور ان پر وحی بھی نازل ہوں گی: وحی لانے والے حضرت جبرائیل ہوں گے۔ مگر نازل ہونے والے مسیح غلام احمد قادیانی نہیں ہیں۔ وہ تو آئیں گے۔ گویا یہ فرق ہے کہ عیسیٰؑ نبی اللہ تشریف لے آئے ہیں۔ علماء کہتے ہیں کہ نہیں، وہ ابھی نہیں آئے۔ مگر آئیں گے ضرور۔ پھر قادیانیوں اور اُن کے مخالف علماء میں فرق کیا رہا۔ اصول میں دونوں متفق ہیں مابہ النزاع صرف شخصیت ہے۔"

حضرات! اب حل طلب صرف یہ امر ہے کہ وہ آنے والا مسیح اسرائیلی ہے یا اُمّتِ محمدیہ ہی کا ایک فرد۔ سو اس تعلق میں عرض ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس امت کے موعود نبی ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اوّل تو قرآن مجید کی تیس سے زائد آیات اس بات پر شاہد ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں اور سورۂ مائدہ کی آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ کے مطابق وہ یوم قیامت تک واپس دُنیا میں نہیں آئیں گے۔ دوسرے یہ کہ قرآن مجید نے اُن کو

" رَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ " (آل عمران آیت ۵۰)

قرار دیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ وہ مختص القوم نبی تھے۔ اس لئے اُمّتِ محمدیہ جو ایک عالمگیر اُمّت ہے اس میں اُن کے ظہور کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

تیسرے خود احادیث میں جہاں نزولِ عیسیٰ کا ذکر آیا ہے وہاں واضح طور پر ایسے قرائن موجود ہیں جن سے صاف طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دراصل نزولِ عیسیٰؑ سے مُراد آپؑ کے مثیل کا آنا ہے۔ جیسا کہ بخاری و مسلم کی روایت میں امامکم منکم اور فامّکم منکم سے واضح ہے کہ وہ اُمّتِ محمدیہ ہی کا ایک فرد ہے اسی طرح آنحضور صلعم نے صاف طور پر آنے والے مسیح موعود کو امام مہدی قرار دیا ہے جیسا کہ مسند احمد بن حنبل میں فرمایا:-

" یوشک من عاش منکم
ان یلقی عیسیٰ ابن مریم
اماماً مہدیاً وحکماً عادلاً "

کہ جو زندہ رہے گا وہ عیسیٰ ابن مریم کو ملے گا جو امام مہدی اور حَکَم اور عادل ہوگا۔

پھر ابن ماجہ باب شدّۃ الزمان کی ایک اور حدیث میں آنحضرت صلعم نے فرمایا:-

" وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ "

کہ مہدی دراصل ابن مریم ہی ہوگا۔

نیز طبرانی کی ایک حدیث میں جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ:-

" الا انّ عیسیٰ ابن مریم لیس بینی و بینہ نبیٌّ ولا رسول الا انّہ خلیفتی فی اُمّتی من بعدی۔ " (طبرانی فی الاوسط والصغیر)

یعنی بے شک میرے اور عیسیٰ بن مریم کے درمیان کوئی نبی اور رسول نہیں۔ سنو! یقیناً وہ میری امت میں میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔

ان تمام احادیث سے یہی بات واضح ہوتی ہے کہ آنے والا موعود مسیح دراصل امتِ محمدیہ ہی کا ایک فرد ہے۔ نہ کہ اسرائیلی نبی۔ علاوہ ازیں اُمّتِ محمدیہ کے علماء کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس نے نزولِ مسیح سے آپ کے بروز کا آنا ہی مراد لیا ہے۔ صرف چند حوالے اس ضمن میں پیش ہیں۔ حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں:-

" وَجَبَ نزولہٗ فی اٰخر الزمان
بتعلقہٖ ببدنٍ اٰخر "

(تفسیر عرائس البیان جلد ۱ صفحہ ۲۶۲)

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آخری زمانہ میں ایک دوسرے بدن (وجود) کے ساتھ ضروری ہے

اسی طرح حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسرائیلی مسیح کا حلیہ یوں بیان فرمایا ہے کہ اَحْمَرُ جَعْدٌ کہ اس کا رنگ سُرخ ہے۔ اور بال گھنگریالے ہیں (صحیح مسلم مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۸۰-۸۱) اور آنے والے یعنی محمدیؐ مسیح کے حُلیہ میں فرمایا آدم سبط الرأس کہ اُس کا رنگ گندمی ہے اور بال سیدھے ہیں۔ (صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۸۲) گویا صاف بتا دیا کہ اسرائیلی مسیح اَور ہے اور محمدی مسیح اَور۔

اس جگہ یہ امر بھی قابلِ وضاحت ہے کہ ابنِ مریم کے نزول کی خبر میں لفظ " نزول" سے اہلِ علم کو کوئی غلطی نہیں لگنی چاہیئے۔ بے شک نزول کے لغوی معنی نیچے اُترنے کے ہیں۔ مگر محاورہ زبان عربی میں یہ لفظ کسی معزز آدمی کی آمد و ظہور کے لئے بطور اعزاز و اکرام استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں قرآن مجید میں فرمایا ہے:-

" قد انزل اللّٰہ الیکم ذکراً رسولاً "

(سورۂ طلاق ع ۲)

یعنی اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بہت بلند شان والے رسول کو نازل کیا ہے"۔ حالانکہ سب مسلمان اس امر پر متفق ہیں کہ آنحضور صلعم مکہ کی سرزمین میں حضرت آمنہ کے بطنِ مبارک سے پیدا ہوئے تھے نہ کہ آسمان سے نازل ہوئے تھے پس یہ لفظ نزول کا بطور اعزاز و اکرام کے استعمال ہوتا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ قرآن مجید و احادیث اور بزرگانِ سلف کے اقوال کی رُو سے اُمّتِ محمدیہ میں صرف ایسا نبی آسکتا ہے جس کی بشارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اور ہم تمام دُنیا کو ببانگِ دُہل یہ مژدہ جانفزا سناتے ہیں کہ وہ موعود مسیح و امام مہدی آنحضرت صلعم کی بشارات کے مطابق تیرہویں صدی ہجری پیدا ہوا۔ اور اس نے ۱۲۹۰ھ ہجری میں مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا شرف پایا اور چودھویں صدی کے آغاز ۱۳۰۱ھ میں مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا اور مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ اعلان فرمایا کہ:-

" اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرتِ خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو۔ اور نصرتِ الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا ہے۔ اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبے نے اس کی بنیاد ڈالی ہے بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہوگئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے۔ مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اُٹھا لیا۔ سو شکر کرو۔ اور خوشی سے اُچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آگیا۔ "

(ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۱۴۰ تا ۱۴۱)

نیز آپ فرماتے ہیں:-

" چونکہ مَیں مسیح موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہیں پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے اور میرے دعویٰ پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابلِ مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستہ منہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے۔ کہ اس پر کوئی گرفت نہ ہو۔ اس گناہ کا داد خواہ مَیں نہیں ہوں۔ بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے مَیں بھیجا گیا۔ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اُس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۸-۱۶۹)

پس اے احمدی مسلمانو! خوشی سے اچھلو کہ اب غلبۂ اسلام کے دن قریب ہیں۔ اور آئندہ صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی جس کے استقبال کے لئے ہم صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کو خلافتِ ثالثہ کی بابرکت قیادت میں بروئے کار رہے ہیں۔ کفر کے فتوؤں، غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے سیاسی فیصلوں اور بین الاقوامی مخالفتوں سے دلگیر مت ہو۔ کہ یہ سب تمہاری کامیابی و کامرانی اور فتحِ عظیم سے حسد و بغض کا نتیجہ ہیں۔ مخالفینِ احمدیت نے حیات و مماتِ مسیحؑ کے مورچہ پر سخت ہزیمت اُٹھا کر پسپا ہو جانے کے بعد اپنا آخری مورچہ " تحفظ ختمِ نبوت " کی آڑ میں بنایا ہے۔ لیکن ہمارا یہ یقین ہے کہ جب جہالت اور غلط فہمیوں کی

(آگے دیکھئے صفحہ ۹ پر)

تبصرہ

مطبوعاتِ جدیدہ

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے حال ہی میں نہایت ہی مفید اور قیمتی لٹریچر شائع ہوا ہے۔ ذیل کی مطبوعاتِ جدیدہ ہمیں تبصرہ کے لئے موصول ہوئی ہیں :-

(۲) "انتخاب دُرِّثمین اُردو" کُل صفحات ۱۱۲ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مطبوعات جدیدہ میں سے سرفہرست سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُردو منظوم کلام "دُرِّثمین" کا یہ قابل قدر انتخاب ہے۔ "دُرِّثمین اُردو" کی نظمیں کیا ہیں ہر احمدی بلکہ ہر مسلمان کی روحانی غذا ہیں۔ اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے کے لئے جہاں "نثر" ایک ذریعہ ہے وہاں نظم میں چیدہ الفاظ کے ذریعہ ایک وسیع و عریض مضمون خاص پیرایہ میں اس طریق سے سمو دیا جاتا ہے جو دل کی گہرائیوں میں اترتا چلا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً کہ بعض شعر بھی پُر از حکمت ہوتے ہیں۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی تائید میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند رتبہ، حضور کے شمائل حسنہ اور روحانی قوت قدسیہ کے بارہ میں ایسے قصائد رقم فرمائے ہیں جن کو ازبر کرنا، ان سے روحانی فائدہ اٹھانا، تبلیغ کے وقت ان سے کام لینا بڑا ہی سود مند ہے۔ عرصہ سے یہ روحانی خزانہ ہمارے یہاں دستیاب نہیں ہو رہا تھا۔ اب نظارت دعوت و تبلیغ نے نہایت صاف ستھری لکھائی چھپائی کے ساتھ اسے پیش کیا ہے۔ اس مجموعہ کے افادی پہلو کے لحاظ سے ہر گھر میں ہی نہیں بلکہ ہر پڑھے لکھے بچے، بوڑھے، عورت و مرد کے پاس اس کا ایک ایک نسخہ ذاتی ملکیت کا ہونا چاہیئے۔ اس کی روحانی نظمیں ازبر کر لینی چاہئیں جن سے حسب موقع خود بھی مستفید ہوتے رہیں اور غیروں کو بھی ان روحانی جواہرات سے آگاہ کرتے رہیں۔

(۴) "شانِ قرآن" کُل صفحات ۲۴۰ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$

یہ ضخیم مجموعہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریرات سے قیمتی اقتباسات پر مشتمل مرتب کیا ہے جو حضور نے مختلف مواقع پر قرآن کریم کی شان میں قلمبند فرمائے۔ شروع میں اس مجموعہ میں شامل مضامین کی جو فہرست دی گئی ہے اس کی تعداد ۲۰۴ ہے۔ اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس قدر قیمتی خزانہ ہے یہ مجموعہ! جماعت اور مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے بارے میں مخالفین کی طرف سے جو غلط فہمیاں وقتاً فوقتاً پھیلائی جاتی ہیں۔ ان کے ازالہ اور مخالفین کے لئے مسکت جواب دینے کے لئے اس مجموعہ کا مطالعہ اور اس کا ایک نسخہ اپنے پاس ہونا نہایت ضروری ہے۔ آپ اپنے مطالعہ کے ساتھ ذاتی علم میں اضافہ کر سکتے ہیں اور کسی موقعہ پر بھی غیروں سے تبادلہ خیالات کے وقت ذاتی علم کی بناء پر ان غلط فہمیوں کو علیٰ وجہ البصیرت دور کر سکتے ہیں جو حقائق پر پردہ ڈالنے کے لئے مخالفین کی طرف سے پھیلائی جاتی ہیں۔ بہرحال یہ بھی ایک قیمتی مجموعہ ہے اور اس قابل ہے کہ ہر احمدی گھرانے میں موجود ہو اور ہر احمدی کے زیر مطالعہ رہے۔

(۳) "مقامِ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" کُل صفحات ۲۷۶ سائز $\frac{20 \times 30}{16}$

مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی یہ ضخیم تالیف اگرچہ ایک غیر احمدی مولوی خالد محمود صاحب کی کتاب "عقیدۃ الامۃ فی معنی ختم النبوۃ" کے جواب میں تیار کی گئی ہے۔ لیکن مدلل جواب کے ساتھ ساتھ مستقل نوعیت کی ایک مفید کتاب بھی منظرِ عام پر آگئی ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت کے متعلق جماعتِ احمدیہ کا مسلک قرآن مجید، احادیث نبویہ اور بزرگانِ امت کے اقوال کی روشنی میں بڑے ہی دلنشین انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مخالف علماء کی طرف سے جماعتِ احمدیہ پر عقیدہ ختم نبوت کے بارہ میں جو الزام لگا کر عوام کو جماعت سے بدظن کیا جاتا ہے۔ اس مجموعہ کے مطالعہ سے ان سب الزامات کی حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ احمدیہ جماعت کے اس پختہ اور غیر متزلزل ایمان اور عقیدہ سے پورے طور پر آگہی ملتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بارہ میں جماعت احمدیہ رکھتی ہے۔ آپ خود بھی اس کا مطالعہ کریں اور اس کے چند نسخے اپنے پاس رکھیں جو سنجیدہ طبع غیر از جماعت افراد کو مطالعہ کے لئے دیں۔ تبلیغ حق کے لئے یہ ایک روحانی ہتھیار اور وزن دار دلائل کا ایسا مجموعہ ہے جو سلیم الطبع افراد پر خاص قسم کی روحانی تاثیر ڈالتا ہے امید ہے کہ احباب اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

● ان ضخیم کتب کے علاوہ دیگر متعدد رسالے ہیں جن کے بارے میں آئندہ اشاعت میں کچھ تعارف کرایا جائے گا۔ یہ سب کتب و رسائل نظارت دعوت و تبلیغ سے طلب کئے جا سکتے ہیں۔ (محمد حفیظ بقاپوری)

اخبار بدر

کے متعلق قارئین کرام کے تاثرات!!

عرصہ $24\frac{1}{2}$ سال سے اخبار بدر قادیان سے جاری ہے۔ اس مرکزی اخبار کو بغور مطالعہ کرنے والوں اور اپنے پاس اس کی جلدیں محفوظ کرنے والوں کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اخبار کے مندرجات کے متعلق اکثر اوقات دوست اپنے خطوط میں قابل قدر تاثرات کا اظہار فرماتے رہتے ہیں۔ ادارہ بدر ایسے دوستوں کی قدر افزائی کا ممنون ہے اور ہر دم اس کوشش میں رہتا ہے کہ مقدور بھر اخبار کو بہتر بنائے۔ امسال جلسہ سالانہ پر غیر ممالک سے جو احمدی احباب تشریف لائے ان کی زبانی اخبار بدر کے حق میں قدردانی کے تاثرات سن کر دل میں ممنونیت کے جذبات پیدا ہوئے۔ اس موقعہ پر بعض دوستوں نے باصرار تاکید کی کہ ایسے تاثرات اخبار میں شائع کئے جایا کریں تا تاثرات کا اظہار کرنے والوں کے حق میں ممنونیت کا اظہار بھی ہوتا جائے۔ اور دیگر احباب کو بھی اخبار بدر کی قدر و قیمت کا علم ہو کر اس کی اشاعت کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہو۔ اس لئے ذیل میں دو دوستوں کے تازہ تاثرات درج کئے جاتے ہیں۔ جو اسی ہفتہ میں ہمیں موصول ہوئے ہیں :-

(۱) کینیڈا (امریکہ) سے مکرم سید شریف احمد صاحب اپنے مکتوب محررہ ۱۳ر جنوری میں ایڈیٹر بدر کو مخاطب کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

"آپ کے اخبار کا معیار خدا کے فضل سے بہت اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ اچھے رنگ میں آپ کو خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔" (آمین)

(۲) لودھیانہ سے جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب پرنسپل گریوال کالج اپنے مفصل گرامی نامہ محررہ ۲۹ر جنوری ۱۹۷۶ء میں اپنے قلبی تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

"آپ ہفت روزہ "بدر" قادیان کچھ دیر سے لگاتار مسلسل میرے نام پر ارسال کر رہے ہیں۔ جن لوگوں کو اور خاص کر ان لوگوں کو جن کو یہ حقیقت تسلیم ہے کہ خدا کے ملاپ اور دیدار کے لئے پیر مرشد، گورو، رہبر، رسول، کی خوشنودی لازمی ہے۔ جس کے بغیر حصولِ مدعا ناممکن ہے، یہ اخبار بہت مددگار ہے۔

۲. اسلام کی جتنی حقیقی خدمت یہ اخبار کر رہا ہے۔ مجھے اُمید نہیں نہ ہی میں نے دیکھا ہے کہ کوئی اور اخبار۔ جماعت یا ادارہ کر رہا ہو۔ اس اخبار کو اخبارِ احمدیہ کی بجائے اگر اخبار اہل اسلام کہا جائے تو درست ہوگا۔

۳. مجھے حیرانی ہے کہ اسلامی حکومتیں اسلامی خدمتگاروں کے برخلاف کیوں ہیں۔ اس سے یقین ہو جاتا ہے کہ ایسے لوگوں کو کلمہ کا مطلب بالکل ہی نہیں آتا۔ کلمہ کا ایک ایک لفظ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ رسول کے بغیر خدا تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ گوربانی کا ایک ایک شبد فرما رہا ہے کہ گورو کے بغیر پرمیشور کی پراپتی نہیں ہو سکتی۔

۴. جماعتِ احمدیہ کی بے مثال ترقی اس کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے کہ اگر اسلام ترقی کر سکتا ہے تو یہی ایک پکا راستہ ہے جو جماعتِ احمدیہ نے اپنایا ہے اور جس کی ترجمانی "بدر" کرتا ہے۔ ہر مسلمان کے لئے جو تمام پیغمبرانِ اسلام و حضرت محمد صاحب اور قرآن شریف میں یقین رکھتے ہیں "بدر" مشعل راہ ہے۔

۵. آپ کو اس پر تہ دل سے مبارک پیش کرتا ہوں۔ اور اخبار بھیجتے رہنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

تابعدار - گوردیال سنگھ پرنسپل گریوال کالج۔ لودھیانہ "

درخواست ہائے دُعا

(۱) مکرم محمود غوری صاحب یادگیر سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کی اہلیہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد اسماعیل صاحب غوری زچگی کے سلسلہ میں ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مرحلہ کو بآسانی گزار دے اور نیک صالح اولاد سے نوازے۔ خاکسار: (صاحبزادہ) مرزا وسیم احمد (صاحب)

(۲) خاکسار کے خسر محترم بابو عبدالرزاق صاحب آف گونڈہ عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ حال ہی تار موصول ہوا ہے کہ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت محترم موصوف کی کامل صحت اور درازئ عمر کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار: بشیر احمد طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

ایک درجن اہالیانِ کشمیر کا قادیان میں ورود

رپورٹ مرسلہ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

سرینگر اور باڑی پورہ (کشمیر) کے ایک درجن مُسلم احباب احمدیت کے حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے ۲۵ جنوری کو قادیان تشریف لائے اور ۲۷ جنوری کو واپس تشریف لے گئے۔ ان میں دو علماء بھی تھے جن میں سے ایک ایم۔ اے (پولیٹیکل سائنس) صاحبزادی کو بھی ساتھ لائے تھے اور ایک عالم عربی، فارسی اور اُردو کے فاضل تھے اور اُن میں سے ایک کے سوا باقی تمام احباب پہلی بار وارد قادیان ہوئے تھے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنے نمونہ سے اکرامِ ضیف کی بہترین مثال قائم فرمائی اور مرکز احمدیت میں اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان معزز مہمانوں کے تعلق میں حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خصوصی توجہ دیتے ہوئے ان مہمانوں کے اکرام کا اہتمام فرمایا اور محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب انچارج لنگرخانہ نے اپنے عملہ سمیت ان کے قیام و طعام کا پوری طرح انتظام کیا اور محترم صاحبزادہ صاحب کے ارشاد پر عزیزم مولوی عنایت اللہ صاحب لبھدوالوی فاضل ہمہ وقت ساتھ رہے تاانہیں ہر طرح سہولت حاصل رہے۔

ان دوستوں نے شعبۂ نشر و اشاعت میں تاریخ احمدیت کے متعلق معلومات، نیز تصاویر دیکھیں لٹریچر کا ذخیرہ دیکھا جو جلد جلد تیار کیا جاتا اور ہندوستان کے علاوہ غیر ممالک تک بھجوایا جاتا ہے اور محترم مولوی امیر احمد صاحب درویش اور ان کے ساتھی بہت توجہ سے طباعت و ترسیل کا کام کرتے ہیں۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے (وکیل المال تحریک جدید) اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے احمدیت کے غریبانہ آغاز، حالیہ ترقی اور جماعت کی قربانی کی روح اور برق رفتار ترقی اور ۱۹۷۴ء کے مخالف احمدیت ہنگاموں، اور ان میں جماعت کی استقامت اور احمدیت کے درخشندہ مستقبل کے بارہ میں پیشگوئیوں وغیرہ کے بارے میں معلومات بہم پہنچائیں۔

ان علماء نے اپنے ساتھیوں سمیت مدرسہ احمدیہ دیکھنا چاہا چنانچہ محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر ایک ایک جماعت میں لیکر گئے جہاں مختلف جماعتوں میں طلباء منطق، عربی علم ادب اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تصنیف ازالۂ اوہام وغیرہ پڑھ رہے تھے۔ ان علماء نے ہر ایک جماعت میں طلباء سے سوالات کئے اور بطور مبلّغین اسلام تیار کئے جا رہے ان بچوں اور نوجوانوں کی محنت اور ذہانت اور اعلیٰ معیارِ علمی اور اساتذہ کی محنت و حسنِ کارکردگی پر بے حد مسرت کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ کام تو یہ ہے۔ دیگر مدارس جو دُنیوی تعلیم دیتے ہیں وہ تو ہر جگہ میسّر ہیں۔ لیکن مدرسہ احمدیہ جیسے مدارس موجود نہیں۔ انہوں نے بنظرِ استعجاب دیکھا کہ کیرالہ اور اُڑیسہ، کرناٹک، تامل ناڈو، آندھرا کے صوبوں سے آنے والے طلباء جو زبانِ اُردو کا ایک لفظ تک نہیں سمجھ سکتے چھ ماہ اُردو پڑھکر دیگر طلباء کے ساتھ برابر شریک تعلیم ہو رہے ہیں۔ محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے بتایا کہ منطق وغیرہ علوم کے علاوہ علم کلام اور موازنۂ مذاہب کی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے اور ان میں کافی تدنک طاق بنا کر ان کو میدانِ تبلیغ میں بھجوا دیا جاتا ہے۔

یہ امر گہرا اثر ڈالے بغیر نہیں رہتا کہ مسلمانوں سے خالی مشرقی پنجاب بحرِ ذخّار میں قادیان کی بستی میں ایک چھوٹی سی کشتی کی طرح درویشوں کا وجود تقسیم ملک کے وقت رہا اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے اشاعتِ اسلام کا ایک مرکز بنا دیا اور یہ مرکز نہ صرف مبلّغین پیدا کرنے میں بلکہ بے مثال اور نہایت مفید اسلامی لٹریچر پیدا کرنے میں سارے ہندوستان میں یکتا طور پر فعّال ہے۔ اور انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ ان کے سامنے غیر مسلم جوق در جوق اور نہایت ذوق و شوق سے مساجد کو دیکھنے اور احمدیوں سے ملاقات کے لئے آتے ہیں۔ اور اس طرح خود ہی ایسا موقعہ پیدا ہو جاتا ہے کہ ان کو احمدیت کے بارے میں معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ اور لٹریچر دیا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی فراستِ مومنانہ اور دانشمندانہ قیادت بمطابق ید اللّٰہ علی الجماعۃ تائید ایزدی کا کرشمہ ہے مزید ان احباب نے یہ بھی دیکھا کہ قادیان میں قیام رکھنے والے احمدی احباب احمدیت کے روشن مستقبل کے بارے میں الٰہی وعدوں پر کیسا کامل یقین رکھتے ہیں۔ اور پورے اہتمام کے ساتھ عبادات اور دعاؤں میں منہمک رہتے ہیں۔ اور ان کا قیام ان کی کئی قسم کی قربانیوں کی زندہ مثال ہے۔ بہت سے احباب دنیوی ترقیات اور درخشندہ مستقبل سے منہ موڑ کر قادیان آکر دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ اور نہ صرف قادیان بلکہ ہندوستان اور تمام ممالک کے احمدی احمدیت کے روشن مستقبل کے بارے میں نہایت پُر اُمید ہونے کی وجہ سے نہایت فدائیت کے رنگ میں انفاق فی سبیل اللہ غرضیکہ ہر رنگ میں فقید المثال قربانیاں پیش کر رہے ہیں ❋

سفرِ انگلستان اور شکریہ احباب

بفضلہ تعالیٰ خاکسار سفر انگلستان سے ۲۷ جنوری ۱۹۷۶ء کو بخیریت واپس بمبئی پہنچ گیا۔ میرے ہمراہ میری اہلیہ صاحبہ اور ایک بچی عزیزہ نعیمہ بیگم سلمہا اللہ بھی تھی۔ قریباً پانچ ماہ انگلینڈ میں رہا۔ اس دوران اپنے افرادِ خاندان کی ملاقات اور کئی ایک خوشی کی تقاریب میں شرکت کا موقعہ ملا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ انگلستان کے مختلف شہروں میں گورد واروں میں تقاریر۔ ریڈیو گیمبرج ایف۔ ایم۔ پر تین تقاریر کے نشر کرنے اور جماعتی تربیتی اجتماعات میں شمولیت کا بھی موقعہ ملا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ہر جگہ اور جماعت میں جہاں خاکسار گیا۔ احباب جماعت محبت و اکرام سے پیش آئے۔ مکرم امین اللہ خان صاحب سالک مبلغ انچارج یارک شائر مقیم بریڈ فورڈ اور مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ انچارج سکاٹ لینڈ مقیم گلاسکو نے بھی اپنے اپنے حلقہ میں مجھے تبلیغی و تربیتی خدمت کرنے کا موقعہ دیا۔

مورخہ ۹ جنوری کو بعد نماز جمعہ خدام الاحمدیہ بریڈفورڈ نے زیر قیادت عزیزم مکرم ناصر احمد صاحب امینی قائد خدام خاکسار کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب منعقد کی۔ اور ایک تحفہ بطور یادگار و دُعا پیش کیا۔ اسی طرح دوسرے روز ۱۰ جنوری کو ہڈرز فیلڈ کے خدام الاحمدیہ نے (جن کے قائد عزیزم انوار الدین صاحب امینی ہیں) ایک الوداعی تقریب زیر صدارت مکرم امین اللہ خان صاحب سالک منعقد کی۔ اور ایک تحفہ بطور یادگار و دُعا پیش کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اس لئے میں اجتماعی طور پر تمام احباب جماعت ہائے انگلستان۔ ممبران خدام الاحمدیہ اور مبلغین کرام انگلستان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور بارگاہ رب العزت میں دُعاگو ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ اور سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور سب سے اپنے لئے درخواست دُعا کرتا ہوں۔ کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے اہل و عیال کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار۔ شریف احمد امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

اُمّتِ محمّدیہ میں ایک نبی کی بشارت بقیہ ص۷

دیواریں گر جائیں گے تو مخالفین کو پہلے کی طرح اس آخری محاذ سے بھی پسپا ہونا پڑے گا اور ہم انشاء اللہ اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی اس پیشگوئی کو ایک بار پھر پورا ہوتے دیکھیں گے کہ "میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا" اور آخرکار اسلام کی سچی حقیقی اور واحد نمائندہ جماعت صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ ہی ہوگی۔ جیسا کہ مسیح مہدی علیہ السّلام نے فرمایا ہے:

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا۔ اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا۔ اور دُنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اُس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (تحفہ گولڑویہ ص۹۶)

وَ آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

اخبارِ قادیان

۔۔ محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز کو چند دنوں سے کمر درد کی تکلیف چل رہی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

۔۔ مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش قادیان مکمل طور پر چلنے کے قابل نہیں ہوئے۔ احباب اُنکی کامل صحت کے لئے بھی دُعا فرمائیں۔

۔۔ مورخہ ۲ کو محترم فضل الٰہی خان صاحب درویش کے بڑے لڑکے مکرم عنایت الٰہی خان صاحب جو ۱۹۶۴ء سے دماغی عارضہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں کو دہلی کے بی۔ بی پنتھ ہسپتال میں بغرض علاج داخل کیا گیا ہے۔ احباب اُن کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

۔۔ مکرم انصار احمد صاحب تنویر کا چھوٹا لڑکا چند دنوں سے سخت بیمار ہے۔ احباب عزیز کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

درخواست دُعا خاکسار کے نانا جان کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اُنکی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے نیز خاکسار کے ماموں عبدالمنان صاحب عاقبؔ اس سال میٹرک کا امتحان دینے والے ہیں اُنکی کامیابی اور خادم دین بننے کے لئے تمام احباب سے درخواست دُعا ہے۔ خاکسار۔ صغیر احمد طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

وصیتیں

نوٹ: ـ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔
(سکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۸۱۷۸ ـ میں فاتحہ بی بی چوہدری زوجہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب گھنائی۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال ساکن مجدرواہ۔ ضلع ڈوڈہ۔ جموں کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۔۷۔۱۹۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ منقولہ درج ذیل ہے۔ میرا مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲۰/- روپیہ ہے۔ اور زیورات مندرجہ ذیل ہیں۔

گلے کا ہار۔ کانٹے۔ بالے۔ قیمتی مبلغ ۱۵۰/- روپیہ۔ وزنی ڈیڑھ تولہ۔ آدھ تولہ۔ ایک تولہ۔ اس کے علاوہ مجھے ہر ماہ خاوند کی طرف سے مبلغ دس روپیہ خرچ کیلئے ملتے ہیں۔ میں ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد یا آمد ان میں پیدا کرونگی اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ فاتحہ بی بی چوہدری۔ گواہ شد۔ عبد الرشید ضیاء مبلغ سلسلہ احمدیہ مجدرواہ۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم گھنائی صدر مرتینٹ مجدرواہ۔

وصیت نمبر ۱۸۱۸۰ ـ میں انیس احمد اسلم ولد مکرم یونس احمد صاحب اسلم مرحوم۔ قوم قریشی۔ پیشہ طالب علم عمر ۱۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۔۸۔۱۹۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ ابھی میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ مجھے میرے دادا جان کی طرف سے مبلغ دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک رسٹ واچ ہے جس کی قیمت تقریباً ۱۵۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنی زندگی میں آئندہ جو جائیداد بناؤں یا کوئی ذریعہ آمد ہوگا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میری جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ انیس احمد اسلم۔ گواہ شد۔ عبد القدیر درویش۔ گواہ شد۔ عبد الرحمٰن (امیر مقامی قادیان)

وصیت نمبر ۱۸۱۸۱ ـ میں ممتاز احمد ولد مکرم صوفی غلام احمد صاحب۔ قوم راجپوت بھٹی۔ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰۔۷۔۱۹۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میں اسوقت طالب علم ہوں۔ تحصیل علم کے بعد جو آمدنی کا ذریعہ ہوگا۔ اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اپنی زندگی میں جو جائیداد بھی پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مجھے اس وقت میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۵/- روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ ممتاز احمد ابن صوفی غلام احمد صاحب درویش۔ گواہ شد۔ محمد فاروق انسپکٹر بیت المال آمد۔ گواہ شد۔ ملک محمد بشیر۔

وصیت نمبر ۱۸۱۸۲ ـ میں شیخ عبد المومن ولد مکرم شیخ عبد الرؤف صاحب۔ قوم شیخ۔ پیشہ ملازمت عمر تیس سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۶۲ء۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں۔ مجھے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اس وقت ماہوار تنخواہ یکصد پینسٹھ ملتی ہے ۱۶۵/-۔ اس کے علاوہ زائد وقت ایک عارضی کام کرتا ہوں اس سے فی الحال یکصد ۱۰۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اپنی موجودہ اور آئندہ آمد اور جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیت ہوگی۔ عارضی ملازمت جب تک رہے گی اس وقت تک اس کا ۱/۱۰ ادا کروں گا۔ میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ شیخ عبد المومن۔ گواہ شد۔ عبد القدیر درویش۔ گواہ شد۔ فیض احمد گجراتی درویش۔

وصیت نمبر ۱۸۱۸۳ ـ میں تنویر احمد سہگل ولد مکرم محمود احمد سلیم صاحب سہگل۔ پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال، پیدائشی احمدی۔ ساکن کلکتہ۔ صوبہ بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

ابھی تک میری کوئی منقولہ جائیداد نہیں ہے سوائے اس کے کہ ایک رسٹ واچ جس کی قیمت ۲۰۰/- روپیہ ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ اسی وقت ادا کر رہا ہوں مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ہر ماہ مبلغ یکصد روپیہ (۱۰۰/-) جیب خرچ ملتا ہے جس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور عہد کرتا ہوں کہ آئندہ جب بھی میں اپنی کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ بناؤنگا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد میری جائیداد میں سے ۱/۱۰ کی مجلس کارپرداز وارث ہوگی۔

العبد۔ تنویر احمد سہگل۔ گواہ شد۔ سلطان احمد ظفر مبلغ۔ گواہ شد۔ جلال الدین انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد۔ مکرم عبد الحمید جگر آف مالیر کوٹلہ حال مقیم کلکتہ۔ گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل وہرہ۔

وصیت نمبر ۱۸۱۸۴ ـ میں منیر احمد ظفر ولد مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی۔ قوم بھروانہ۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ (۲) میری منقولہ جائیداد میں اس وقت صرف ایک گھڑی مالیتی ۲۰۰/- روپے ہے اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگا۔ اس کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

(۳) میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں۔ اور مبلغ ۱۳۵/- روپے ۷۰ روپے مہنگائی الاؤنس صدر انجمن احمدیہ سے پا رہا ہوں۔ میں اپنی حقہ آمد کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری آمد کی کمی و بیشی پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جو بھی ترکہ اس کے علاوہ ثابت ہوگا میں اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔

العبد۔ منیر احمد ظفر۔ گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد۔ گواہ شد۔ عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان

وصیت نمبر ۱۸۱۸۵ ـ میں صادق علی۔ ولد مکرم برکت علی صاحب۔ قوم احمدی۔ پیشہ تجارت۔ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن سورو۔ ڈاکخانہ سورو۔ ضلع بالاسور۔ صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) ـ اس وقت میری جائیداد منقولہ نہیں ہے۔ البتہ غیر منقولہ جائیداد ۲ ایکڑ زمین آبی سورو میں ہے۔ جس اندازاً قیمت ۵۰۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اپنی زندگی میں اسکے علاوہ جو بھی جائیداد پیدا کروں۔ اسپر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔

(۲) ـ مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ میرا اصل گزارہ تجارت پر ہے جس سے مجھے اندازاً ۵۰۰/- روپے ماہوار آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی ہر ماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور آمد میں کمی و بیشی کی اطلاع بھی باقاعدہ سکریٹری بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ صادق علی محلہ مولیسوار سورو۔ گواہ شد۔ جلال الدین انسپکٹر بیت المال نزیل سورو۔ گواہ شد۔ سید محمد یونس عفی عنہ۔ گواہ شد۔ عبد الستار خان۔ گواہ شد۔ شیخ عثمان۔

درخواست ہائے دُعا

۱ـ خاکسار کا بھانجہ عزیز محمد اسد الرحمٰن قریشی چند یوم سے بیمار ہے۔ جس کی وجہ سے بچے کی والدہ بہت پریشان ہے۔ احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ سے بچے کی کامل صحت یابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

۲ـ خاکسار کے بڑے بھائی ورکشاپ چلا رہے ہیں۔ اُن کے کاروبار میں برکت اور ترقی کے لئے اور اُن کی جملہ مشکلات کی دوری کے لئے احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر حال میں اُن کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

خلاصہ خطبہ جمعہ - بقیہ صفحہ اوّل

... اگر ضرورت ہو تو نئی مشینوں کا انتظام کرنے کی ضرورت کا بھی ذکر فرمایا۔

اس کے بعد حضور نے وقفِ جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ حضور نے بتایا کہ گذشتہ سال وقفِ جدید کا جو بجٹ تھا اس کے لگ بھگ رقم تو جمع ہو گئی ہے۔ لیکن دفتر اطفال میں وصول شدہ رقم بجٹ کی نسبت خاصی کم ہے۔ احمدی بچوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ حضور نے وقفِ جدید کے ایک نئے دفتر کے آغاز کا بھی اعلان فرمایا جس کے تحت ہر جماعت میں سے ایسے افراد کو اپنی خدمات پیش کرنی چاہئیں۔ جو معمولی پڑھنے لکھنے ہوں۔ اور جو دو تین ماہ تک مرکز میں آکر دینی تعلیم حاصل کر کے اس قابل ہو جائیں کہ واپس جا کر اپنی جماعت کے افراد کو علمی اور دینی معلومات بہم پہنچا سکیں اور ان کی تربیت کے لئے کوشاں رہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ پر بتایا تھا احمدی اپنی اولادوں کو اسلامی آداب و اخلاق سکھاتے اور ان کی تربیت کرنے کی طرف خاص توجہ دیں چاہیئے۔ تاکہ وہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور پیار کو حاصل کر سکیں۔ اور اس طرح ہم جلد سے جلد نوعِ انسان کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ اس کے لئے بہت دُعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم پیار اور محبت کے ساتھ اسلامی آداب و اخلاق کو رائج کرنے کی مہم کو سر کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؂

(الفضل ۳ جنوری ۱۹۷۶ء)

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر آپ بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا پرچہ بند ہو جائے۔ اور کچھ وقت کے لئے آپ مرکزی حالات اور اہم دینی اعلانات اور علمی مضامین سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ؂

منیجر اخبار بدر قادیان

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسماء خریداران
۱۰۰۳	مکرم ڈاکٹر سید حمید الدین صاحب	۱۵۰۷	مکرم شیخ آدم صاحب
۱۰۱۸	" محمد کمال الدین صاحب	۱۶۲۶	" مجیب اللہ ظفری صاحب۔
۱۰۲۸	" محمد عبد الغنی صاحب۔	۱۶۴۲	" قریشی عبد الرؤوف صاحب
۱۰۴۲	" سید مدار صاحب	۱۷۸۹	" سید سجاد احمد صاحب
۱۰۴۶	" مولوی اسد اللہ صاحب	۱۸۹۶	" غلام محی الدین صاحب۔
۱۰۶۱	" ایم فضل الرحمٰن صاحب	۱۹۷۱	" مستری ابرار احمد صاحب
۱۱۷۹	" عبد الستار صاحب	۲۰۰۳	" ایم۔ عبد الرحمٰن صاحب۔
۱۲۲۶	" شیخ عبد اللطیف صاحب	۲۱۰۰ F	" پیر نصیر الدین صاحب
۱۲۶۰	" سید شاہد احمد صاحب	۲۱۲۲ F	" ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب
۱۲۸۴	" بشیر احمد صاحب	۲۱۸۶	" سید عبد الرزاق صاحب۔
۱۳۴۰	" ابو ناصر صاحب بی اے بی ایل۔	۲۲۴۰	" عبد الوہاب صاحب نائک۔
۱۴۷۲	" محمد حسن جان صاحب	۲۴۳۰	" غلام احمد مجیب شیر صاحب
۱۴۷۶	" ڈاکٹر ایس۔ جنرارتھ صاحب۔	۲۵۰۹	" سلطان احمد صاحب
۱۴۸۸	" محمد معین الدین صاحب	۲۵۱۱	" آٹو ونگس مدراس
۱۴۹۱	" انیس الرحمٰن صاحب	۲۵۱۸	" سید جلال الدین صاحب
۱۴۹۴	" مطیع الرحمٰن صاحب۔	۲۵۴۵ F	" ناصر احمد صاحب امینی۔

ولادت

برادرم مکرم چوہدری خواجہ احمد صاحب لنڈن کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲/۱ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام شفیق احمد چوہدری تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک۔ صالح۔ خادمِ دین اور صحت و سلامتی والا بنائے۔ آمین۔

اس خوشی پر پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر دیئے گئے ہیں۔

خاکسار: عبد القدیر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

کچھ حقوق العباد کے متعلق --- بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

وَبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ہ (سورۃ النساء آیت ۳۷)

اور تم اللہ کی عبادت کرو۔ اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ اور والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرو۔ اور نیز رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور اسی طرح رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور پہلو میں بیٹھنے والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو (یعنی تمہارے ماتحت وغیرہ) ان سب کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک سے پیش آؤ۔ اور اُن کے حقوق کی ادائیگی کو لازم پکڑو۔ اور یاد رکھو کہ جو متکبر اور اترانے والے ہوں اُنہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔

انسان بالطبع مل جُل کر رہنے اور زندگی گزارنے کا عادی ہے۔ کوئی بھی شخص اپنے بنی نوع سے الگ تھلگ رہ کر زندگی نہیں گزار سکتا۔ ہر قدم پر اُس کی گوناگوں ضروریات انسانی معاشرے کا محتاج بنا دیتی ہیں۔ اس لئے انسانی معاشرہ جس قسم کے حقوق کا مطالبہ اس سے کرتا ہے ہر شخص کا فرض ہے کہ ان حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے۔ اگر کرتا ہے تو قرآنی الفاظ میں وہ متکبر انسان ہے۔ اُس کا تکبر تو اسی سے ظاہر ہے کہ وہ خود تو معاشرہ کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن دُوسروں سے اپنے حقوق حاصل کرنے کا ہمہ وقت خواہش مند رہتا ہے --- !!

پس جب یہ بات واضح ہو گئی کہ دُوسروں کے واجبی حقوق کی ادائیگی دراصل دُوسروں کی طرف سے ملنے والے اپنے حقوق کے تحفظ سے وابستہ ہے۔ تو جہاں ایک انسان فطرتی طور پر اپنے حقوق کا تحفظ چاہتا ہے۔ اُس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ دُوسروں کے حقوق بھی ادا کرے۔ اور جملہ حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے ضروری ہے کہ اسے ان کی تفصیلات کا بھی علم ہو۔ اور ایک مسلمان اور احمدی کیلئے تو یہ بات بھی چنداں مشکل نہیں۔ اسلامی تعلیمات میں پُوری شرح و بسط کے ساتھ اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ان تفصیلات کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ اور پھر اُن پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کی جائے۔ تا ایک مسلمان اور احمدی جہاں بھی ہو ایک طرف وہ مُلکی معاشرہ کے لئے ایک مفید وجود ثابت ہو۔ تو دینی لحاظ سے وہ اپنے ربّ کریم کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے والا بھی بن جائے --- وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ ؂

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دل آویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دل آویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجدِ احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مُبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ

THE KERALA HORNS EMPORIUM
TC. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE:- 2351
P.B. NO. 128.
CABLE:-
"CRESCENT."

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے۔

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, Second Main Road,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.

PHONE NO.
76360.

منظوری ممبران مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء) کے لئے مجلس تحریکِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کے ذیل کے عہدیداران و ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے :-

(۱) خاکسار عبد الرحمٰن	وکیل الاعلیٰ تحریک جدید و صدر مجلس ۔
(۲) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب	وکیل التعلیم والتبشیر ۔
(۳) محترم ملک صلاح الدین صاحب	وکیل المال ۔
(۴) محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب	رُکن ۔
(۵) محترم منظور احمد صاحب سوز	رُکن ۔
(۶) محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب	رُکن ۔
(۷) محترم سید اختر احمد صاحب اورینوی	رُکن ۔

وکیل الاعلیٰ تحریکِ جدید قادیان

احمدیہ مسلم کانفرنس پونچھ

مورخہ ۲۱، ۲۲ مارچ ۷۶ء بروز اتوار ۔ سوموار پونچھ شہر میں جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں کی تیسری عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ہونا قرار پایا ہے ۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس شرکت فرما رہے ہیں ۔

احبابِ کرام سے اس دو روزہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونے کی درخواست ہے ۔ نیز جو دوست اس کانفرنس میں شرکت فرمانا چاہیں وہ قبل از وقت خاکسار کو مطلع کر دیں ۔ موسم کے پیشِ نظر دوست اپنے ہمراہ بستر لائیں ۔

خاکسار

حمید الدین شمس مبلغ جماعتِ احمدیہ پونچھ وارڈ نمبر ۲ ۔ احمدیہ بلڈنگ

"بہشتی مقبرہ کی زیبائش و آرائش" اور آپ کا تعاون

قادیان میں مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لئے آنے والے دوست طبعاً بہشتی مقبرہ بھی بغرضِ دعا و زیارت جاتے ہیں ۔ انتظامیہ کی طرف سے سالہا سال کی محنت اور احبابِ جماعت کے پُرخلوص تعاون سے بہشتی مقبرہ کی آرائش و زیبائش کا کام خوش اسلوبی سے جاری ہے ۔ اس سے ہر آنے والے کو رُوحانی مسرت حاصل ہوتی ہے ۔ اس قسم کا کام محض وقتی نہیں ہوتا ۔ اس کے لئے لگاتار توجہ اور محنت کے ساتھ ساتھ احبابِ کرام کے مالی تعاون کی بھی ضرورت ہے ۔ ایسے اخراجات کو پُورا کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے ایک مد تزئینِ بہشتی مقبرہ کا مشروط بہ آمد کی منظوری دے رکھی ہے ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ احبابِ جماعت طوعی طور پر اس مد میں حسبِ توفیق چندہ دیں اور پھر اس آمد کے مطابق اس کے اخراجات چلائے جائیں ۔ اب یہ احباب کا کام ہے کہ جس قدر اس مد میں زیادہ سے زیادہ رقم بھجوائیں گے اسی قدر انتظامیہ کی طرف سے مقبرہ کی زیبائش اور آرائش کو مستقل بنیادوں پر قائم رکھا جا سکتا ہے ۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ صاحبِ توفیق مخلص احباب کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس مقبرہ کی قدر و منزلت کے مطابق اس مد میں زیادہ سے زیادہ عطیات بھیج کر ممنون فرمائیں تا دفتر ہذا اس کام کو زیادہ خوش اسلوبی سے جاری رکھ سکے ۔ وباللہ التوفیق ۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

تحریکِ جدید کا سالِ نَو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریکِ جدید کے عظیم الشان نتائج ظاہر ہو رہے ہیں ۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض ارشادات احباب کی توجہ کے لئے پیش ہیں :-

"کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہیئے کہ اس نے تحریکِ جدید میں حصہ لے لیا ہے ۔ بلکہ اُس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہیئے جب تک ساری جماعتیں اس میں حصہ نہ لے لیں ۔"

"ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے ۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ۔ ہم اُسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے ۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں خواہش نہیں کہ وہ اسلام کی خدمت کے لئے کچھ خرچ کرے ۔ اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے ۔"

"پس چاہیئے کہ جماعت قربانی کے لئے تیار ہو جائے ۔ ہر احمدی فرد ۔ ہر سیکرٹری اور ہر پریذیڈنٹ اور ہر بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کا وعدہ لے ۔ ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے ۔ اور پھر ان کی وصولی کی پُوری کوشش کرے ۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے ۔ اللّٰھم آمین ۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

وقفِ جدید میں شمولیت ایک لازوال نعمت ہے

احباب جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید میں ہر بچے ، بوڑھے اور عورت کو شامل ہونے کی تحریک فرمائی ہے اور آپ نے تبلیغِ اسلام کی جو بھی سکیمیں پیش فرمائی ہیں ان میں وقفِ جدید کے جہاد کو نمایاں حیثیت حاصل ہے ۔ آپ نے کئی مرتبہ فرمایا ہے کہ اگر جماعت کا ہر فرد صرف آٹھ آنے ماہوار اس میں دے تو ہماری تربیتی مہم کئی گنا تیز ہو سکتی ہے ۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے وقفِ جدید کے اُنیسویں سال کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہوا ہے امید ہے کہ احباب اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے جلد سے جلد اپنے وعدہ جات بھجوا کر ادائیگی کی طرف بھی متوجہ ہوں گے ۔ مرکز میں وعدہ جات پہنچنے کی رفتار غیر تسلی بخش ہے ۔ مقامی عہدیداران جلد مرکز میں مخلصینِ جماعت سے وعدہ جات حاصل کر کے اپنی رپورٹ ارسال فرمائیں ۔

جزاھم اللہ تعالیٰ ۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ایک عزیز کی نمایاں کامیابی

احباب یہ پڑھ کر بہت مسرور ہوں گے کہ عزیزم وسیم احمد صاحب فریدی (ابن محترم ماسٹر نثار احمد صاحب مرحوم مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں گزشتہ سال M.Sc. GENETICS میں فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن میں آئے اور M.Sc. ZOOLOGY میں تیسری پوزیشن میں آئے ۔ اب ان کو وہیں پی ۔ ایچ ڈی GENETICS میں داخلہ مل گیا ہے ۔ نیز کونسل آف سائنس اینڈ انڈسٹریل ریسرچ کی فیلوشپ کے لئے بھی ان کے لئے منظوری آ چکی ہے ۔

تقسیمِ مُلک کے بعد قادیان کے یہ اوّلین طالبِ علم ہیں جن کو پی ۔ ایچ ڈی کے داخلہ کی توفیق ملی ہے ۔ احباب اس ہونہار طالبِ علم کی ترقی اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید ہونے کے لئے دُعا فرمائیں ۔

(خاکسار : ملک صلاح الدین (مؤلف "اصحابِ احمد" قادیان)

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

مورخہ ۱۱ جنوری ۷۶ء کو بعد نمازِ عشاء کوریل (کشمیر) میں محترم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل نے خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ جانہ بیگم صاحبہ بنت محترم شیخ عبد الخالق صاحب کوریل (کشمیر) کے نکاح کا اعلان محترم بشیر احمد خان صاحب کوریل (کشمیر) کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر کے عوض فرمایا ۔ بعدہٗ اسی رات ایک بجے کے قریب تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی ۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بننے کے لئے دُعا فرماویں ۔

خاکسار : شیخ محمد ایوب ساجد مقیم قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی اَموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے